60/-
199107
DATA ENTERED

پروفیسر عبدالجبار شاکر یادگار سیرت کتاب نمبر 1

کلکی اوتار
اور
حضرت محمد ﷺ

ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے
ایم اے (سنسکرت)
ڈی فل دھرم ستاستر آچاریہ، ڈپ ان ہراہمن

کتاب سرائے
بیت الحکمت لاہور کا اشاعتی ادارہ
الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

Marfat.com

60/-
199107
DATA ENTERED

پروفیسر عبدالجبار شاکر یادگار سیرت کتاب نمبر 1

کلکی اوتار

اور

حضرت محمد ﷺ

ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے
ایم اے (سنسکرت)
ڈی فل دھرم ستاستر آچاریہ، ڈپ ان ہراہمن

کتاب سرائے
بیت الحکمت لاہور کا اشاعتی ادارہ
الحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

Marfat.com

بیاد
پروفیسر عبدالجبار شاکر رحمہ اللہ
۱۹۴۷-۲۰۰۹

جملہ حقوق محفوظ

۱۴۳۲ھ......۲۰۱۱ء

نام کتاب: کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ

مصنف : ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے

اہتمام : بیت الحکمت، لاہور

کمپوزنگ: الشیخ یعقوب 0300-4067636

مطبع : میٹرو پرنٹرز، لاہور

ڈسٹری بیوٹرز
کتاب سرائے
پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز، مشیران کتب خانہ جات
الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، پاکستان
فون: 042-37320318 فیکس: 042-32629724

فضلی بک سپر مارکیٹ
اُردو بازار، نزد ریڈیو پاکستان، کراچی۔
فون: 32212991-37239884

ای میل: Kitabsaray@hotmail.com

Marfat.com

انتساب

عالی جناب وِد وَد دھوری دھورے، ود وانوں کے محور کو اختیار کرنے والے، پنڈتوں کے علمی غرور کو توڑ کر چور چور کرنے کا علاج بنے ہوئے، وحدت انسانیت کے حامی، اصولوں سے متزین شعور رکھنے والے، نظائر و فلسفہ سے اچھی راہوں کی نمائش کرنے والے، پاک وطن الہ آباد یونیورسٹی صیغۂ سنسکرت کے صدر عالی جناب گرو ریہ آدیا پرساد مصرا کے دستِ مقدس پر یہ تحقیقی کتاب نذر کی جاتی ہے۔

Marfat.com

ترتیب

①	تعارف	۶
②	پیش لفظ	۱۱
③	تمہید	۱۸
④	اوتار کے معنی	۲۴
⑤	اوتار کے اسباب نزول	۲۶
⑥	آخری اوتار کی بعثت کے اسباب [اسباب بعثت خاتم النبیین ﷺ]	۲۸
⑦	آخری اوتار کی خصوصیات [حضرت خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات]	۳۰
⑧	آخری اوتار کا زمانہ	۳۴
⑨	مقام کا تعین	۳۷
⑩	عالم کی مذہبی اور معاشرتی تباہی کا دور	۴۰

Marfat.com

⑪ آخری اوتار کی تصدیق [خاتم النبیین ﷺ کی تصدیق]	۴۳
⑫ ویدوں اور قرآن کی تعلیمات	۵۷
⑬ تتمہ	۶۱
⑭ نقشۂ براق	۶۵
⑮ مختلف علماء کی گراں قدر آراء	۶۶
⑯ سنسکرت کے عظیم علماء کے تبصرے	۶۷
⑰ معاون کتب کی فہرست	۷۱

Marfat.com

تعارف

کلکی اوتار بھارت میں شائع ہونے والی، ایک پڑھے لکھے، عالم فاضل ہندو پنڈت کی کتاب ہے جس میں مصنف نے ہندوؤں کی مقدس مذہبی کتابوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق جس آخری اوتار کی آمد کے منتظر ہیں اور جو اُن کے عقائد کے مطابق نہ صرف ان کا بلکہ پوری دنیا کا نجات دہندہ ہے، وہ حضرت محمد ﷺ کے روپ میں اب سے بہت پہلے آچکا ہے۔ اس کتاب پر بھارت کے طول وعرض میں بحث جاری ہے، اور اب بیشتر ذمہ دار اور ذی فہم بھارتی بھی کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ کتاب کسی مسلمان نے لکھی ہوتی تو اسے اب تک یا تو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا ہوتا یا وہ قتل ہو گیا ہوتا۔ کتاب کی تمام کاپیاں ضبط ہو چکی ہوتیں اور اس کی اشاعت اور خرید وفروخت پر پابندی عائد کی جا چکی ہوتی۔ شاید ملک بھر میں تشدد کے واقعات بھی دیکھنے میں آتے اور بھارتی مسلمانوں کا خون بہانے سے بھی گریز نہ کیا جاتا۔

Marfat.com

لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ کتاب کسی مسلمان کی تحریر کردہ نہیں ہے بلکہ اسے ایک عالم فاضل ہندو پنڈت نے لکھا ہے جن کا نام ہے پنڈت وید پرکاش اپادھیائے اور جو ایک پڑھے لکھے عالم اور دانش ور کی حیثیت سے پہلے ہی بڑی اچھی شہرت کے مالک ہیں۔ ''کلکی اوتار'' نامی کتاب کے یہ مصنف بنگال کے رہنے والے ہندو برہمن ہیں اور الہ آباد یونیورسٹی میں ریسرچ سکالر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ کتاب انھوں نے برسوں کی تحقیقات کے بعد لکھی اور شائع کی ہے اور اشاعت سے قبل، کم از کم آٹھ دوسرے فاضل پنڈتوں نے اس کا مطالعہ کرنے کے بعد پنڈت وید پرکاش کے دلائل سے کلی اتفاق کا اظہار کیا ہے، اور مصنف کی طرف سے پیش کیے جانے والے تمام نکات کو درست قرار دیا ہے۔ ہندوؤں کے مذہبی عقیدے کے مطابق، ہندو دنیا ''کلکی اوتار'' کے راہبر اور رہنما کی حیثیت سے منتظر ہے لیکن اس اوتار کی جو تعریف ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں بیان کی گئی ہے اور ویدوں اور اپنشدوں میں جو نشانیاں، علامتیں اور وضاحتیں موجود ہیں ان پر محمد رسول اللہ ﷺ پورے اترتے ہیں۔ پروفیسر موصوف کا کہنا ہے کہ اس وجہ سے تمام ہندوؤں پر یہ لازم آتا ہے کہ وہ اپنے اس موعودہ اوتار کا انتظار چھوڑ کر حضرت محمد ﷺ کو آخری اوتار تسلیم کرلیں۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ مصنف کے اس دعوے کو دوسرے آٹھ پنڈتوں نے بھی منّ وعن تسلیم کر لیا ہے اور یہ محض اتفاق رائے کا اظہار نہیں ہے بلکہ ان کا بیان ہے کہ مصنف نے جو تحقیقات کی ہیں اور جن نکات کی بناء پر یہ دعویٰ کیا ہے انھیں جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

اب آیئے ان نکات کی طرف جن کی بنا پر پنڈت وید پرکاش اُپادھیائے نے نبیؐ آخرالزماں ﷺ کو ہندوؤں کا آخری اوتار قرار دیا ہے جس کا وہ صدیوں سے انتظار کر

Marfat.com

رہے ہیں۔ مجموعی طور پر مصنف نے متعدد نکات پیش کیے ہیں مگر ان کے دس اہم نکات درج ذیل ہیں:

① ہندوؤں کی مقدس کتاب میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ''کلکی اوتار'' اس دنیا میں خدا کے آخری پیغامبر ہوں گے اور وہ پوری دنیا کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے۔

② ہندوؤں کی مقدس کتابوں کے مطابق اِس اوتار کی پیدائش، ایک جزیرے پر ہوگی اور ہندو مذہب کی روایت کے مطابق اس کو ''جزیرہ نمائے عرب'' کہا جاتا ہے۔

③ ہندوؤں کی مقدس کتابوں کے مطابق کلکی اوتار کے والدین کے نام کے سلسلے میں والد کا نام وشنو بھگت اور ماں کا نام سومتی بتایا گیا ہے۔ اگر ان ناموں کے معانی پر غور کیا جائے تو ان سے بڑے دلچسپ نتائج سامنے آتے ہیں۔ وشنو (یعنی خدا)، بھگت (یعنی غلام) یوں اُردو میں آنحضرت ﷺ کے والد کا نام ''خدا کا غلام'' ہے، عربی میں عبداللہ کا مطلب یہی بنتا ہے۔ سومتی (امن اور سکوت یا قرار) حضور ﷺ کی والدہ کا نام آمنہ تھا، عربی میں جس کے معنی امن اور قرار کے ہیں۔

④ ہندوؤں کی مقدس مذہبی کتابوں میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ان کے کلکی اوتار کی بنیادی خوراک کھجور اور زیتون پر مشتمل ہوگی۔ اور وہ اپنے علاقے میں انتہائی دیانت دار اور سچے انسان کی حیثیت سے شہرت حاصل کرے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنی اِنھی صفات کی وجہ سے زبردست شہرت حاصل ہوئی ہے۔

⑤ ویدوں میں جو پیش گوئی کی گئی ہے کہ کلکی اوتار کی پیدائش ایک نہایت معزز اور باوقار قبیلے میں ہوگی۔ یہ تعریف قبیلۂ قریش پر پوری طرح صادق آتی ہے جس سے آنحضرت ﷺ کا تعلق ہے۔

Marfat.com

⑥ ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ کلکی اوتار کو خدا اپنے پیغام رساں (فرشتے) کے ذریعے تعلیم دے گا اور یہ عمل ایک غار میں پورا ہوگا۔ یہ ہم سب جانتے ہیں کہ غارِ حرا میں پیغام رساں فرشتے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پیغام خداوندی پہنچا۔

⑦ مقدس، ہندو مذہبی کتابوں اور اپنشدوں کے مطابق خدا اس اوتار کو ایک انتہائی برق رفتار گھوڑا، سواری کے لیے دے گا جس پر وہ دنیا بھر کا سفر کرے گا اور آسمانوں کی سیر بھی کرے گا۔ فاضل مصنف نے اس موقع پر وضاحت سے بیان کیا ہے کہ یہ واضح اشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے براق اور معراج کے سفر کی طرف ہے۔ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے براق پر سفر کیا تھا۔

⑧ خدا اپنے اوتار کو معجزاتی امداد بہم پہنچائے گا۔ ہندوؤں کی مقدس مذہبی کتابوں کے اس انکشاف پر کتاب کے مصنف نے وضاحت کی ہے کہ یہ اشارہ اس مدد کی طرف ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ بدر میں بہم پہنچائی گئی۔

⑨ کلکی اوتار کے بارے میں ہندو اپنشدوں میں ایک اور حیرت انگیز انکشاف بھی کیا گیا ہے کہ اس کی پیدائش مہینے کی بارہویں تاریخ کو ہوگی۔ یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش بارہ ربیع الاول کو ہوئی (ہجری کیلنڈر کے مطابق)۔

⑩ مقدس کتابوں میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اوتار زبردست شہ سوار اور ماہر شمشیر زن ہوگا۔ کتاب کے فاضل مصنف نے اس بارے میں ہندوؤں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ اب جب کہ گھوڑوں اور تلواروں کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اور ان کی جگہ گولہ بارود اور میزائلوں نے لے لی ہے وہ اپنے گھڑ سوار اور شمشیر زن اوتار کا

Marfat.com

انتظار کیسے کر رہے ہیں؟ گھوڑے کی سواری اور شمشیر زنی میں مہارت بھی رسول اللہ ﷺ میں موجود تھی جنھیں اب ہندوؤں کو اپنے آخری اوتار کے طور پر تسلیم کر لینا چاہیے۔

پنڈت وید پرکاش اُپادھیائے تو اس حد تک چلے گئے ہیں کہ انھوں نے ان ہندوؤں کو نرا احمق اور عقل سے عاری قرار دیا ہے جو آج کے دور میں کسی نئے شہ سوار اور ماہر شمشیر زن کی شکل میں موعودہ اوتار کے منتظر ہیں۔ فاضل مصنف نے اپنی کتاب میں بعض قرآنی آیات سے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ اس میں بھی کلکی اوتار کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر پوری اترتی ہیں۔

یہ چند بنیادی نکات ہیں جن کا ذکر اوپر آیا ہے، مصنف نے کتاب میں دوسرے بے شمار ایسے شواہد پیش کیے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو جس اوتار کے منتظر ہیں وہ رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔

(ماخوذ ''پرسشِ احوال'' از حمید اختر صاحب: بشکریہ ''روزنامہ دن'')

Marfat.com

پیش لفظ

زمینی مذاہب اور آسمانی مذاہب کی تقسیم آسمانی نہیں بلکہ زمینی ہے۔ درحقیقت تمام مذاہب آسمانی ہوتے ہیں۔ آسمانی مذاہب کو زمین بوس کرنے میں مذہبی اجارہ داروں کا ہاتھ ہے۔ اقتضائے توحید ذات باری، وحدتِ پیغام ہائے رسل بھی ہے۔ رُوئے زمین پر پہلا انسان (سید آدم علیہ السلام) نبی بھی تھا۔ رحمت وربوبیت کا تقاضا ہے کہ انسان کے لیے روحانی رزق بھی آسمان سے نازل ہو۔ یہ عجیب بات ہے کہ لغت میں رزق کے ایک معنی بارش کے بھی ہیں۔ حاصل یہ کہ معلوم علم کی بنیاد پر زمین اور آسمان کے درمیان ایک ناقابل تنسیخ حدِ فاصل کھینچ دینا خلاف فطرت بات ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی قومیں جب اپنے دین یں تحریف اور تفرقہ کی مرتکب ہوتی ہیں تو آسمانی مذہب زمین بوس ہوجاتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ چار کتب توریت (حضرت موسیٰ علیہ السلام)، زبور (حضرت داؤد علیہ السلام)،

Marfat.com

انجیل (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور قرآن (خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ) آسمانی ہیں اور انھی کے ماننے والے آسمانی ہدایت کے ماننے والے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک ہزاروں سال کا عرصہ گزر جائے اور کوئی نبی کتاب کے ساتھ مبعوث نہ ہوا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ﴾ (یونس:۱۰/۴۷) اور ﴿وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ (الرعد:۱۳/۷)......اور ہر قوم کے لیے ایک رسول ہے۔

کہا گیا ہے کہ ان چار کتب سے پہلے کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی بلکہ صحائف نازل ہوتے رہے...... جبکہ قرآن کہہ رہا ہے: ﴿اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى O صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى O﴾ (الاعلیٰ:۸۷/۱۸۔۱۹) اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن، صحائف اور کتب کی الگ تخصیص نہیں کرتا جیسے مروّجہ خیال پایا جاتا ہے۔ یہاں کتابِ موسیٰ علیہ السلام کو بھی صحائف میں شمار کیا گیا ہے۔

قرآن پاک میں جب ہم پچھلی کتابوں کا ذکر ڈھونڈتے ہیں تو ہمیں توریت، زبور، انجیل اور صحف ابراہیم علیہ السلام کے علاوہ پچھلی کتابوں کے لیے ''صحف اولیٰ'' اور ''زبر الاولین'' کے الفاظ ملتے ہیں جن کے لفظی معنی ہیں ''سب سے پہلے صحیفے'' اور ''سب سے پہلے بکھرے ہوئے اوراق''۔ ان دونوں الفاظ کے سنسکرت مترادف الفاظ ''آدگرنتھ'' اور ''آدگیان'' ہیں۔ ویدوں کے بارے میں ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ یہ آدگرنتھ اور آدگیان ہیں جنھیں قرآن ''زبر الاولین'' یا ''صحف اولیٰ'' کہتا ہے۔ یہاں اس بات کا خیال رہے کہ اگر وید نام کی کسی کتاب کو ہم نے قرآن کریم میں ڈھونڈنے کی کوشش کی تو یہ سعی لا حاصل رہے گی۔ آج کی دنیا میں حضرت داوٗد علیہ السلام سے منسوب

Marfat.com

صحیفے کا نام سام (Psalm) ہے۔ اب اگر سام کے نام سے آپ قرآن کریم میں حضرت داؤد علیہ السلام کے صحیفے کو تلاش کریں گے۔ تو ظاہر ہے کہ نہیں ملے گا۔ قرآن نے اس کتاب کا نام ''زبور'' رکھا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے آج کوئی عیسائی اپنے آپ کو نصاریٰ نہیں کہتا لیکن ہم جانتے ہیں کہ قرآن نے نصاریٰ اس قوم کو کہا ہے جو آج اپنے آپ کو عیسائی کہتی ہے۔ جو اپنے آپ کو نصاریٰ نہیں کہتے انھیں تو ہم نصاریٰ کے نام سے جانتے ہیں اور جو اپنی کتاب کو زبور نہیں کہتے، ان کی کتاب کو ہم زبور کے نام سے جانتے ہیں۔ یہاں ایک بہت بڑی قوم نزولِ قرآن سے بھی بہت پہلے یہ دعویٰ کرتی چلی آ رہی ہے کہ اس کے پاس ''صحف اولیٰ'' یا ''زُبر الاولین'' ہیں۔ اپنی زبان میں وہ یہی الفاظ اپنی کتابوں کے لیے استعمال کرتی چلی آ رہی ہے اور ہم ایک ہزار چار سو سال سے بغیر تحقیق کیے اور بغیر ان کے آدگرنتھوں کو پڑھے یہی کہے چلے جا رہے ہیں کہ ''صحف اولیٰ'' اور ''زبر الاولین'' کا دنیا میں اب کوئی وجود نہیں ہے۔ پھر ایسا بھی نہیں کہ بہت سی قومیں اس نام کی کتاب رکھنے کا دعویٰ کرتی ہوں جس سے سب کا دعویٰ مشکوک ثابت ہو رہا ہو بلکہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہبی قوم ہے جو اس کی مدّعی ہے۔ شاید اللہ کی یہی مصلحت تھی کہ یہ راز اسی دور کے قریب کھلے جو اس قوم کی تبدیلیٔ مذہب کے لیے مرقوم ہے۔

دنیا میں آج بھی اولین صحائف کا وجود قرآن کی مندرجہ ذیل آیت سے ثابت ہے:

> ''اور وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے رب کی طرف سے ہمارے پاس کوئی غیر معمولی ثبوت کیوں نہیں لاتا اور کیا ان کے پاس صحف اولیٰ میں جو کچھ بھی ہے (اس کی شکل میں) واضح دلیل نہیں آ گئی۔'' (سورۂ طٰہٰ ۲۰:۱۳۳)

یہ آیت اس بات کا ثبوت ہے کہ اولین صحیفے یا آدگرنتھ غائب نہیں ہو گئے بلکہ دنیا

Marfat.com

میں آج بھی موجود ہیں بلکہ اس بات کو تو قرآن دلیل اور معجزے کے طور پر پیش کر رہا ہے کہ ہزاروں سال گزر جانے کے بعد بھی اولین صحائف میں وہ تعلیمات موجود ہیں جن کے مجموعے کی شکل میں قرآنِ عظیم سب سے آخر میں نازل ہوا۔ اولین صحیفوں کے دنیا میں موجود ہونے کے جو لوگ ثبوت طلب کرتے ہیں ان کے لیے اس آیت میں باری تعالیٰ نے ایک دلیل ارشاد فرمائی ہے۔

ویدوں کے صحف اولیٰ یا زبر الاولین ہونے کا ایک عقلی ثبوت یہ بھی ہے کہ پرانوں اور ہندوؤں کی دیگر مذہبی کتابوں میں تو بہت سے انبیاء علیہم السلام کا ذکر ان کے ناموں کے ساتھ ملتا ہے لیکن ویدوں میں انبیاء علیہم السلام میں سے صرف حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے تذکرے ملتے ہیں۔ آسمانوں کے رسول اول ہونے کی حیثیت سے حضرت آدم علیہ السلام کی تفصیلات ملتی ہیں یا پھر اس کے علاوہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی پیشین گوئیاں بھی ہر مقدس صحیفے میں ہیں۔ انبیاء علیہم السلام میں سے صرف حضرت نوح علیہ السلام سے آگے کسی نبی کا بیان نہ پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ وید نہ تو نوح علیہ السلام سے پہلے کے صحیفے ہیں اور نہ ان کے دور کے بعد کے۔

قرآن گواہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر پیغمبر دین فطرت ہی کی دعوت لے کر مبعوث ہوا۔ دین فطرت کو اسلام کہا گیا ہے۔ جب بھی کسی قوم کے لوگوں نے اس پیغام فطرت ازلی سے انحراف کیا تو وہ خود ہی ممسوخ الفطرت ہو گئے اور اپنے لیے الگ الگ نام گھڑ لیے۔ الگ الگ فرقہ بنا کر فطرت کے دریائے رواں سے جدا ہوتے گئے اور اپنے اپنے فرقے پر نازاں ہوتے رہے:

﴿كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ (الأحزاب: ۳۳/۵۳)

Marfat.com

یہ الگ فرقہ جات خود کو عیسائی کہتے رہے، یہودی کہتے رہے اور پچھلے انبیاء علیہم السلام کی امتوں نے اپنے نام ہندو، بدھ اور زرتشت رکھ لیے۔ درآں حالیکہ قدیم اہل ہند میں دراوڑ قوم کے لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی امت ہیں۔ اور آریہ النسل لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت ہیں۔ خود کو بدھ کہنے والے دراصل حضرت ذوالکفل علیہ السلام (گوتم بدھ) کی امت ہیں۔ گوتم بدھ، دین فطرت سے منحرف اہل ہند کو واپس فطری دھارے میں ڈالنے کے لیے مبعوث ہوئے۔ ان کی تبلیغ بت پرستی کے خلاف تھی مگر ستم ظریفی دیکھیں کہ ان ہی کے سب سے زیادہ بت گھڑ لیے گئے۔

حق کی تڑپ رکھنے والا، جس مذہب میں بھی پیدا ہو، جب وہ عقل سلیم کے ساتھ اپنی آسمانی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کی نظر رسومات کے طومار کو چیرتی ہوئی حقیقت پر جا پڑتی ہے تو وہ کلمۂ توحید «لآ إلٰه إلا الله محمد رسول الله» کی شہادت دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہی تو وجہ ہے کہ مطلب پرست، شقی القلب، مذہب کے اجارہ داروں نے حق کو عوام کی نظروں سے چھپانے کے لیے طرح طرح کے حیلے، بہانے اور رسومات ایجاد کیں۔ کبھی کہا گیا کہ وید صرف براہمن پڑھ سکتے ہیں۔ اگر شودر سن بھی لیں تو ان کے کانوں میں پگھلتا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے۔ کبھی قانون وضع کیا گیا کہ وید کا فلاں اور فلاں باب عام براہمن بھی نہیں دیکھ سکتے، یہ حق صرف ان براہمنوں کا ہے جو پروہت کے منصب پر فائز ہوں۔ ظاہر ہے جس وید میں کلمۂ توحید اور نماز کا ذکر ہو وہ عوام کے سامنے کیسے کھولی جا سکتی ہے۔ عوام تو پکار اٹھیں گے کہ یہ وہی مذہب ہے، جس پر مسلمان عمل پیرا ہیں۔

کاروبارِ ابلیس تفرقے بازی سے چلتا ہے۔ پیغامِ وحدت پر بنی نوع انسان کو اکٹھا

Marfat.com

ہونے سے روکنے کے لیے وہ اپنے چیلوں چانٹوں، فرقہ پرست مُلاؤں، پروہتوں اور پادریوں کو لے کر سرگرم عمل ہے کیونکہ اسے اپنے رب کے ساتھ کیا ہوا وعدہ بھی تو پورا کرنا ہے کہ وہ ایک گروہ کثیر کو اغوا کرے گا۔ اغوا یہی ہے کہ دین کے نام پر بے دینی کی خارزار ''وادی الیھیمون'' میں لے جائے۔ مسافر وہاں کی سیر کرتا رہے اور یہ سمجھے کہ وہ فردوسِ بریں میں ہے۔

زیرِ نظر کتاب ایک ہندو پروفیسر کی دعوتِ حق کی داستان ہے۔ جب اس عقل سلیم رکھنے والے نے ویدوں میں غوطہ لگایا تو اس پر منکشف ہوا کہ دینِ حق درحقیقت ایک ہی ہے، خدا ایک ہی ہے، خدا کے رسول ایک ہی پیغامِ توحید لے کر آئے۔ ویدوں میں جس آخری پیشوا، پیغمبر اور اوتار کا ذکر ہے وہ درحقیقت نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہے۔

اس نے ایک طرف ویدوں میں مذکور ''کلکی اوتار'' کی خصوصیات کو سامنے رکھا اور دوسری طرف سیرت طیبہ ﷺ پر نظر ڈالی تو اس پر درِحقیقت وا ہوا کہ ویدوں کے ماننے والوں پر یہ لازم ہے کہ وہ درِ نبی ﷺ پر جھک جائیں ...... اور یہ جان کر بھی اگر وہ نہیں جھکتے تو ناستک (کافر) کہلائیں گے۔

یہ مثال بعینہ ایسے ہے جیسے یہودی اور عیسائی اپنی آسمانی کتب میں نبی آخر الزمان ﷺ کا ذکر پڑھتے آئے اور جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو بجائے اسلام لانے کے یہودی اور عیسائی رہ گئے۔ انجیل مقدس میں آپ ﷺ کا ذکر آیا۔ کہیں فارقلیط کے نام سے پکارا گیا کہیں احمد ﷺ کہا گیا اور کہیں مقام بعثت، کھجوروں والی زمین (بلد الامین) کا اشارہ دیا گیا۔ تلاشِ حق کی تڑپ رکھنے والے بالآخر پہنچ گئے اور

Marfat.com

سراج منیر ﷺ کے گرد پروانہ وار طواف کرنے والے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کہکشاں کا حصہ بن گئے۔ فارس سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آئے، روم سے صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور حبش سے بلال رضی اللہ عنہ آئے۔ فصیح البیان عربوں نے بلال رضی اللہ عنہ کا عجمی تلفظ قبول کیا ......'محمدٌ رسول اللہ' کی بجائے 'محمدً رسول اللہ اذان کا حصہ بنا۔

مجرد توحید کے قائل تو بہت ہیں...... پھرتے ہیں بتوں میں مارے مارے...... ان میں فلسفی بھی ہیں، سائنسدان بھی ہیں اور مستشرقین بھی۔ ایمان بالتوحید، اس توحید کو کہتے ہیں جو توحید بالرسالت ہو۔ درحقیقت رسول ﷺ کا انکار ہی توحید کا انکار ہے۔ توحید کے پیغام بر کا انکار ہی توحید کا انکار ہے۔ جب رسول ﷺ کی نشاندہی ہوگئی تو الٹے پاؤں پھرنے والا کافر کہلائے گا...... اس لیے کہ درِ رسالت ﷺ ہی درِ توحید ہے۔

ڈاکٹر اظہر وحید

Marfat.com

تمہید

پیشِ نظر تحقیقی کتاب میں قدیم ہندوستانی اور اسلامی روایات کے امتزاج کو پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی روایات میں جو مقام رسولوں، نبیوں یا پیغمبروں کا ہے وہی مقام ہندوستانی روایات میں اوتاروں کا ہے۔ مسلمان حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی یعنی خاتم النبیین ﷺ مانتے ہیں اور ہندوستان میں کلکی کو آخری اوتار کہا گیا ہے۔ دیگر ممالک میں صرف پیغمبر آئے اور ہندوستانی روایات میں صرف اوتار، یہ کیسے ممکن ہے؟ جبکہ ساری زمین اللہ کی ہے۔ اس میں تکلف (ویشمئے) کی کوئی گنجائش نہیں۔ تمام ممالک کے ادب میں اپنے ملک کی عظمت اور توصیف لکھی گئی ہے۔ لہٰذا کوئی ملکی یا غیر ملکی اپنے ملک کو پست نہیں کہے گا۔ پیغمبر عرب میں ہی آئے ہیں ہندوستان میں نہیں اور اوتار صرف ہندوستان میں آئے دیگر ممالک میں نہیں، یہ دونوں یک طرفہ خیال ہیں۔ حضرت محمد ﷺ آخری نبی (خاتم النبیین) ہیں۔ اس حقیقت کو جان کر مجھے شوق پیدا ہوا کہ کلکی اوتار کے متعلق سیرت کا مطالعہ پرانوں میں کیا جائے۔ ہندوستانی روایات کے مطابق

Marfat.com

پہلے کچھ کلیوگ (دور) گزر چکے ہیں۔ موجودہ کلیوگ (دور) میں جو واقعات رونما ہوں گے ان کی مطابقت میں نے حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ سے کی تو تقریباً یکساں پائی گئی۔ میں نے صرف اس مقصد کے تحت اس تحقیقی کام کو ہاتھ میں لیا ہے کہ باذن اللہ کلام اللہ کی تبلیغ ہو۔ یہ واضح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے پیشتر کسی نے اس موضوع پر کچھ نہیں لکھا، لیکن کتاب سرور عالمؐ① سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اور کلکی اوتار ایک ہی وجود ہیں، ملک و بیرون ملک میں اس تحقیق نامہ کی شہرت ہوگی کیونکہ یہ کتاب اللہ کی مدد سے لکھی گئی ہے۔ اس میں جو مدلل حقائق ہیں وہ میرے خیالات نہیں بلکہ ویدوں اور پرانوں کے حقائق ہیں یا مجھ میں دی گئی ترغیب خداوندی ہے۔

نام سے کوئی شخص ہندو، مسلمان یا عیسائی نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر ''سراج الحق'' کو ''ستیہ دیپ'' ''عبداللہ'' کو ''پنڈت رام داس'' یا ''رام لیش'' اور ''عبدالرحمٰن'' کو ''بھگوان داس'' کہوں گا تو بیجا نہ ہوگا کیونکہ ان ناموں کا سنسکرت مفہوم یہی ہوتا ہے۔ میرے نام کا عربی ترجمہ نُورالھُدیٰ ہے۔ اگر وہ چاہیں تو مجھے نُورالھُدیٰ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ میری تحقیقی کتاب لوگوں میں نیک خیالات پیدا کرے اور بنی نوع انسان فلاح یاب ہو۔

کلکی اور حضرت محمد ﷺ کے تقابلی مطالعہ کو پڑھ کر لوگوں کو یہ مغالطہ نہ ہو کہ حضرت محمد ﷺ کی سیرتوں کی بنیاد پر کلکی کی خیالی روداد بنائی گئی ہے۔ میں نے جن قدیم مذہبی کتب کا سہارا لیا، ان میں پرانوں کے دورِ تصنیف کو اندرونی و بیرونی دلائل سے ثابت کروں گا کیونکہ پرانوں کے دور تصنیف کے مسئلہ میں کوئی مصنف یقینی فیصلہ پر نہیں پہنچا۔ مغربی مؤرخین نے ''شروت سوتروں'' اپنشدوں اور پرانوں کی تصنیف کے

---

① سرور عالمؐ، محمد مسلم جیاد پریس سے شایع کردہ ۱۹۶۰ء کشن گنج دہلی۔

Marfat.com

دور کا تعین کرتے وقت جگہ جگہ لفظ شکیہ[1] (شاید) بکثرت استعمال کیا ہے جو ان کے تعین کے غیر یقینی ہونے کی علامت ہے۔ پہلے میں پرانوں کے عہدِ تصنیف کے متعلق مغربی علماء کی رائے پیش کروں گا۔ اس کے بعد نفسِ مضمون کی ابتداء ہوگی۔ ڈبلیو ایل لانگر کے مطابق پرانوں کا عہد عیسیٰ علیہ السلام کے چار سو سال بعد کا ہے۔ ان کے خیال کے مطابق رامائن اور مہا بھارت کی تصنیف دو سال قبل مسیح ہوئی ہے[2]۔ لانگر صاحب کے قول میں مندرجہ ذیل تضادات ہیں:

① رامائن کے مصنف والمیکی اور مہا بھارت کے مصنف وید ویاس کی ہم عصری کی تائید، رامائن اور مہا بھارت کی تصنیف کی ہم عصری سے ہوتی ہے مگر یہ حقائق سے مغائر ہے۔ کیونکہ قدیم شاعر والمیکی، ویاس جی کے ہم عصر ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ والمیکی رام جی کے ہم عصر ہیں۔ ثبوت یہ ہے کہ رام جی کی اہلیہ سیتا کی حفاظت والمیکی جی نے اپنی خانقاہ میں کی۔ علاوہ ازیں والمیکی جی نے اپنی بلند پایہ نظم کی تکمیل بھی اپنی خانقاہ میں کی ہے۔ ان دونوں باتوں سے تائید ملتی ہے کہ والمیکی جی رام جی کے ہم عصر ہیں۔

② رام جی کا دورِ حیات ''تریتا یگ'' ہے۔ لہٰذا تریتا یگ میں ہی والمیکی جی کے ذریعے رامائن کی تصنیف ہونا ثابت ہے جبکہ ''دواپر یگ'' میں وید ویاس جی نے مہا بھارت کی تصنیف کی۔

---

① Panini-Encyclopedia of World History By W.L.Langer (page-42)

② The Mahabharat and Epic poem composed by several generations of bards. seems to have taken about the second century B.C. Encyclopedia of World History By W.L.Langer (page-42)

Marfat.com

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شک راج سے ملاقات کا ذکر بھوشیہ پران میں ہے[1] اور شک راج، وکرم آدتیہ کا جانشین تھا۔ لہٰذا وکرم آدتیہ کا عہد قبل مسیح ثابت ہوتا ہے۔ وکرم آدتیہ کے عہد میں رامائن، مہا بھارت اور پران عقیدت کے موضوعات تھے۔ چنانچہ مندرجہ بالا تین دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ لانگر (Langer) کا قول غلط ہے۔

زبان کے اعتبار سے پران، پانڑنی سے بہت قدیم ہیں۔ کیونکہ یہ زبان پانڑنی کی مدون کردہ نحوی بندشوں سے آزاد ہے اور سنسکرت الفاظ کا استعمال ''آرش'' یعنی مروج نحوی قواعد کے خلاف ہے۔ یہ طریقہ ویدک اور مادی سنسکرت کے وسطی عہد کا ہے۔ لانگر کے قول کے مطابق پانڑنی کا عہد ۳۵۰ سال قبل مسیح یا ۳۰۰ سال قبل مسیح کا وسط ہے۔ علاوہ ازیں گوتم بدھ جی کا عہد ۵۶۳ قبل مسیح تا ۴۸۳ قبل مسیح کا وسط ہے اور بدھ مذہب کی کتب سے ثابت ہے کہ گوتم بدھ نے اپنے مذہب کی تبلیغ ''پالی'' زبان میں کی تھی جو اس عہد کی عام زبان تھی۔ چونکہ زبان کی ترقی پذیری کے سبب سنسکرت زبان بگڑ کر، پالی، پالی سے پراکرت، پراکرت سے اپ بھرنش (بگڑی) اور آج ہندی ہوگئی۔ سنسکرت زبان کا عہد گوتم بدھ سے بھی قدیم ثابت ہوتا ہے۔ زبانوں کی تبدیلی کے لیے ہزاروں سال درکار ہوتے ہیں۔ گوتم بدھ سے پہلے نحوی قواعد سے مزین سنسکرت زبان عام گفتگو میں مستعمل تھی۔ ان مروج نحوی قواعد کے بانی ''پانڑنی'' کا دور گوتم بدھ کے دور میں ایک ہزار سال جمع کرنے پر تقریباً ۱۵۶۳ سال قبل مسیح سنسکرت کا زمانہ ثابت ہوتا ہے۔ پانڑنی کے اصولوں کی تخلیق سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس عہد میں فنِ تحریر کی نایابی کے سبب حفظ کرانے کا طریقۂ کار رائج تھا جو کچھ اصولوں کے ذریعے آسان تھا۔ پُرانوں کی زبان پانڑنی سے بھی قدیم ہے۔ لہٰذا آرش سنسکرت میں پُرانوں کی تصنیف ۲۵۰۲ تا ۱۵۶۳ قبل مسیح کے وسط میں ثابت ہوتی ہے۔

---

[1] ایکدا تو شادھی شو ہمتنگم سمایو ۲۱ ہون ویشیے مدھے دے گر متھم پورشم شبھتم دورش بلوان راجہ گورنگم شویتوستر کم ۲۲ بھوانیتی پراھس ھواچ مدانوتہا۔ ایش پترم چمام ودھی کماری گر بھ سمبھوم ۲۳ ایشا مسیح اتی چمم نام پر نشیٹھتم ۳۱ بھوشیہ پران، پرتی سرگ پرو، ۳ کھنڈ، ۲ ادھیائے۔

یہ تو ہوئے بیرونی ثبوت جو تقریباً بے بنیاد ہیں کیونکہ تمام علماء کی آراء مشکوک ہیں اور وہ آراء قائم کرتے وقت مشکوک الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً، شاید، ممکن ہے، یا سوالیہ نشان وغیرہ۔ لہٰذا اب ہم پُرانوں کی اندرونی شہادتوں کی بنیاد پر پُرانوں کا عہدِ تصنیف پیش کرتے ہیں۔

اٹھارہ پرانوں میں ایک بھوشیہ پران بھی ہے جس میں پیش گوئیاں ہیں...... غرض یہ کہ بلاشبہ پرانوں کی آرش بھاشا مادی سنسکرت سے اعلیٰ ہے۔ بھاگوت پُران کے بارھویں اسکند دوسرے ادھیائے میں کلکی کی ولادت کی پیش گوئی مذکور ہے اور ان کی خصوصیات کا بھی ذکر ہے۔ پہلے اسکند بھاگوت میں بھی چوبیں اوتاروں کے موضوع کے تحت کلکی کو آخری اوتار کہا گیا ہے۔ بھوشیہ پران پرتی سرگ پرو میں ویدویاس رشی مستقبل میں ہونے والے واقعات کی ابتداء آدم علیہ السلام سے کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> ''اے من! مستقبل میں پیش آنے والے کلیوگ کے تمام حالات کی نظم سوت جی سے سن کر اطمینان پاؤ۔''①

نوح علیہ السلام کے عہد سے سنسکرت زبان کا زوال شروع ہوا۔ وجہ یہ ہوئی کہ وشنو نے سُرور کے عالم میں سنسکرت زبان میں تحریر کردہ ایک بری اور نامناسب تحریر نوح علیہ السلام کو دی۔ اس بھاشا کا نام ملیچھ بھاشا رکھا گیا۔ نوح علیہ السلام کے تین بیٹے ہوئے، سام، حام، اور یاقوت② (حام، سام، یافث) یہاں سے زبان تین خاندانوں میں بٹ گئی۔ نوح علیہ السلام سے قبل ہونے کے سبب پرانوں کا عہد تصنیف ۸۲۷۷ سال قدیم ثابت ہوتا ہے جو ہر طرح ممکن ہے خواہ کچھ لوگوں کو اعتراض ہی کیوں نہ ہو۔

پرانوں کے عہد میں چار طبقے تھے لیکن یہ ذاتوں کی نہیں بلکہ صفات وعمل کی تقسیم

---

① متھا شرنو تتو گا تھام بھاوم سوتین ورنتیام
کلیر یکسیا پورنام سچھوتو اترپتی ماوہ (بھوشیہ پران پرو۔ ا۔ ۴۔ ۲۵)

② سم سچہ ہامسچہ یا قوتو نام وشروتھا۔ بھوشیہ پران پتری ستر، ا۔ ۵۔ ۵

۹۲۰۶۲

Marfat.com

تھی۔ برہمن کے گھر میں پیدا ہونے والا اپنی صفات وعمل کی بناء پر شودر بن جاتا اور شودر اپنی صفات وعمل کی بناء پر برہمن① بن جاتا تھا۔ جب مخلوق کا پروردگار ایک ہے تو ذاتوں میں فرق کیسے ممکن ہے۔ انسان کے چلنے پھرنے کا عمل، سکھ دکھ، جسم، بال، کھال، خون، گوشت، ہڈی، مغز اور کیمیا (رس) وغیرہ کے اعتبار سے تو تمام انسان یکساں ہیں۔ پھر انسانوں میں چار طبقاتی امتیاز کیسے ممکن ہیں؟ رگ وید میں جو چار طبقوں کے نام، براہمن، چھتری، ویش اور شودر مذکور ہیں اس کا مفہوم یہ نہیں کہ یہ چار ذاتیں ہیں بلکہ صفات وعمل کی بناء پر چار طبقوں کا قیام برائے انتظام ہے تاکہ انسان اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے جس کام کو مناسب جانتا اختیار کرتا۔ پُرانوں کے عہد تصنیف اور چار طبقاتی انتظام کے بیان کے بعد اب یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پُرانوں میں ذیلی کہانیوں کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ بھاگوت پُران کے ایک باب میں اٹھارہ پرانوں کے شلوکوں کی تعداد کا ذکر ہے جس کے سبب کسی کی جرأت نہیں کہ ایک شلوک بھی بڑھا دے۔

اب میں اللہ کا نام لے کر آخری اوتار (حضرت خاتم النبیین ﷺ) کا بیان پیش کروں گا، جس کی ہدایت مجھے پروفیسر ودودورے سرسوتی پرساد چتر ویدی سابق صدر صیغۂ سنسکرت (پریاگ یونیورسٹی) اور ایک ہزار آٹھ سوانی شری رامانند جی سرسوتی سے ملی ہے۔ لہٰذا میں ان دونوں عالم ہستیوں کا مشکور ہوں۔

مؤلف

پنڈت وید پرکاش اُپادھیائے

ایم اے۔ ایل ایل بی۔ ڈی لٹ۔ ایم اے

(سنسکرت وید)، محقق صیغہ سنسکرت

(پریاگ یونیورسٹی)

---

① شودرو براہمن تامی براھمنشچیتی شودرتام کھشتر یونانی ویرنوم وشیم تتھی وچہ۔ بھوشیہ پران۔ برہم پرو.بم

اوتار کے معنی

''اوتار'' لفظ حرفِ سابقہ ''او'' کے ساتھ ''تر'' مادہ میں ''گھن'' لاحقہ کی ترکیب سے بنا ہے۔ ''اوتار'' لفظ کے معنی ہیں ''زمین پر آنا'' ''ایشور کا اوتار'' ترکیب کے معنی یہ ہوتے ہیں: ''لوگوں کو خدا کا پیغام سنانے والے بزرگ کا زمین پر مبعوث ہونا۔'' اللہ ہر شئے پر محیط ہے۔ اس کا کسی متعین مقام پر رہنا اور وہاں سے کہیں جانا آنا، گویا اس غیر محدود کو محدود قرار دینا ہے۔ وہ جہاں جس شان سے چاہتا ہے اپنے نور کو عیاں کرتا ہے اور جہاں وہ نہ چاہے عیاں نہیں ہوتا ہے۔ جیسے یخ (برف) برستے ہوئے موسم میں سورج کی روشنی ماند نظر آتی ہے، درحقیقت سورج کی روشنی میں کوئی کمی نہیں رہتی۔ بلند آسمانوں میں بلند ترین آسمان پر اس کا مقام سب سے اعلیٰ ہے۔ جہاں نہ سورج چمکتا ہے نہ چاند تارے نظر آتے ہیں وہاں اللہ کا نور اس قدر روشن ہے کہ سورج اور چاند کی روشنی میں اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ جس طرح سورج کی روشنی سے تمام سیارے روشن ہیں اسی طرح اس بزرگ و برتر اللہ کے نور سے تمام کے تمام عالم منور ہیں۔ اسی

Marfat.com

سے وابستہ یعنی اس کا کوئی محبوب و معزز بزرگ لوگوں کی فلاح و نجات کے لیے سطح زمین پر مبعوث ہوتا ہے یا رُوئے زمین پر مطہر قلب و نیک سیرت لوگوں کو علم و کلام سے سرفراز فرما کر انھیں خدا کے نور کا مشاہدہ کراتا ہے۔ برایں سبب وہ بندہ علمِ لَدُنّی پاتا ہے۔

''ایشور کا اوتار'' اس ترکیب میں لفظ ''کا'' اضافی ہے۔ ایشور سے وابستہ کون ہوسکتا ہے؟ اس سے وابستہ اس کا بندہ ہی ہوتا ہے۔ رگ وید میں ایسے شخص کو ''کیری'' کہا گیا ہے، کیری لفظ کے معنی ''ایشور کی تعریف کرنے والا'' کے ہوتے ہیں اور عربی میں اس کا ترجمہ ''احمد'' ہوتا ہے۔ اشکال یہ ہے کہ اس طرح تو جتنے بھی اللہ کی تعریف کرنے والے ہیں کیا سبھی احمد کہلائیں گے؟ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اللہ کی سب سے بڑھ کر تعریف کرنے والے پر لفظ کیری یا لفظ ''احمد'' صادق آتا ہے۔ آدم علیہ السلام بھی اللہ کی تعریف کرنے والے تھے مگر ان کا نام احمد نہیں ہوا اور جو لفظ جس وجود کے لیے مشہور ہوجاتا ہے اسی سے اس وجود کا علم ہوتا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ اللہ سے وابستہ ہر شخص کیری (احمد) نہیں ہوسکتا۔ یہاں نبیوں اور اوتاروں کی تاریخ بیان کرنا ہمارا مقصود نہیں ہے بلکہ صرف آخری اوتار (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ سنسکرت زبان میں ''اوتار''، انگریزی میں ''پرافٹ'' Prophet اور عربی میں ''نبی'' دنیا کے نجات دہندہ کو کہتے ہیں۔ ہر ملک و قوم کے لیے علیحدہ علیحدہ اوتار ہوئے ہیں۔ کیونکہ ایک اوتار (نبی) سے تمام ملکوں اور قوموں کی بھلائی غیر متوقع ہے لیکن آخری اوتار (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات اور ہے۔ کیونکہ جب اس کا ظہور ہوگا تب اس کا دین تمام اقوام و اوطان میں پھیل جائے گا۔ اب ہم اوتار کے اسبابِ نزول پر غور کریں گے۔

Marfat.com

اوتار کے اسباب نزول

(نبی کے اسباب نزول)

① لوگوں کا ذوقِ لامذہبیت اور دین کے حقیقی تقاضوں سے دُوری۔

② حصول خواہشات کے لیے دین میں بدعت پیدا کرنا۔

③ دین کے نام سے بے دینی کرنا۔

④ ناواقف لوگوں کو دین کی صورت میں بے دینی کا پیغام دینا۔

⑤ اللہ کے بندوں کو ایذاء دینا۔

⑥ ظلم اور گناہوں کی کثرت ہو جانا۔

⑦ بے انتہا تشدد، نراج اور بغاوت کا پھیل جانا۔

⑧ دین کو شکم پروری اور کنبہ پروری کی حد تک محدود کرنا۔

⑨ عطایات خداوندی کا بے جا وخطرناک طور پر استعمال کیا جانا۔

Marfat.com

⑩ فقراء ومومنین کی حفاظت اور بدکاروں کی تباہی کے لیے۔

⑪ دین کا تباہی کے قریب ہو جانا۔

⑫ لوٹ، قتل وغارت گری کا بڑھ جانا۔

⑬ بہ تقاضائے زمانہ لوگوں کا ذوق، اوران کے لیے دیئے گئے پیغامِ دین کی شکستگی دیکھ کر دین کے قدیم اصولوں کی تجدید اوران پر عمل کروانے کے لیے۔

مذکورہ بالا اسباب کے پیش آنے پر اوتار (نبی) کا نزول ہوتا ہے۔

Marfat.com

آخری اوتار کی بعثت کے اسباب

(اسباب بعثت خاتم النبیین ﷺ)

اوتار (نبی) کے نزول کے اسباب کی مختصر تحقیق کے بعد اب ہم آخری اوتار (حضرت خاتم النبیین ﷺ) کے بعثت کے اسباب سے واقف کروائیں گے۔

① بربری شہنشاہیت اور عوام کا وحشیانہ خیال ہو جانا اور اپنی نفسانی برتری کے مقابل دوسروں کی جانوں تک کی لاپروائی کرنا اور حکمرانوں میں بدکارانہ روش، محصولات میں بے تکے اضافے، دین حق کے مبلغین پر سنگ باری کرنا۔

② درختوں میں پھول، پھل کی نایابی اور کمی ہونا۔

③ دریاؤں میں پانی کی کمی ہونا۔

④ بے دینی کا عروج اور دوسروں کو مار پیٹ کر ان کی دولت لوٹ لینا، عام طور پر لڑکیوں کو قتل کر کے دفن کرنا۔

Marfat.com

⑤ نسلی امتیاز کی توسیع، یکسانیت کے احساسات کا ختم ہونا، اعلیٰ ادنیٰ (چھوت چھات) یعنی لامساس کی لعنت میں گرفتار ہونا۔

⑥ غیر اللہ کی پرستش، اگرچہ کائنات کا خالق ایک اللہ ہی ہے مگر اس کے سوا دیوی، دیوتاؤں کی پرستش، درختوں، پودوں اور پتھروں کو بھی خدا سمجھنے کا مشرکانہ رجحان عام ہونا۔

⑦ بھلائی کی آڑ میں برائی، بھلائی کے وعدے سے فریب دے کر نقصان پہنچانا۔

⑧ حسد وعداوت، تصنع، ریا کاری وغیرہ کا عام ہونا اور لوگوں میں ہمدردی کا فقدان، (ایک دوسرے کو) باہم معاندانہ خیال سے دیکھنا، اللہ پر ایمان کا فقدان، مومنانہ وضع قطع برائے ریا کاری اختیار کرنا گویا کہ وہی اہل اللہ ہیں۔

⑨ دین کے نام سے بے دینی کرنا، دین سے حقارت اور بے دینی سے رغبت وغیرہ۔

⑩ فقراء مومنین کی حفاظت کے لیے اور نیک لوگوں کے معاشرے میں بدحال ہونے پر ان کی حفاظت کے لیے۔

⑪ اللہ کی اطاعت کا فقدان، لوگوں میں اللہ کے کلام سے عقیدت کا نہ ہونا اور احکامِ خدا کی نافرمانی کرنا وغیرہ۔

جب ایسے حالات دنیا میں برپا ہوں گے تب آخری اوتار (حضرت خاتم النبیین ﷺ) کی بعثت ان تمام برائیوں کو مٹانے کے لیے ہوگی۔

Marfat.com

آخری اوتار کی خصوصیات

(حضرت خاتم النبیین ﷺ کی خصوصیات)

① شہسواری

پرانوں میں آخری اوتار کے مضمون میں جہاں کہیں بھی ذکر آیا ہے، ان کی سواری گھوڑا ہی بتائی گئی ہے۔ وہ گھوڑا تیز رفتار ہوگا۔ گھوڑے کی خوبی کے بیان میں ''دیودت'' نام آتا ہے۔ جس کے معنی ہیں 'دیوتا' (فرشتہ) کے ذریعے دیا گیا۔①

② شمشیر برداری

سواری کے علاوہ آخری اوتار کو شمشیر بردار بھی کہا گیا ہے۔ بدکاروں کا خاتمہ آخری اوتار کی شمشیر سے ہوگا نہ کہ ایٹم بم وغیرہ سے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ یہ ایٹمی دور

---

① چرناشنا کو نیام ھئے ناپرتی مدیوتی۔ ترپ لنگ چھدو دسیون کوٹی شونہہ نشیتی۔ بھاگوت پران (۲۰-۲-۱۲) ترجمہ: ''تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر زمین پر سیر کرتے ہوئے بے مثل، رونق والے، ان راجاؤں کے بھیس میں چھپے ہوئے کروڑوں بدکاروں کا خاتمہ کر دیں گے۔

Marfat.com

ہے نہ کہ دورِ شمشیر۔ اوتار کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی وضع قطع اور اسلحہ بہ لحاظ اقتضائے زمان ومکان رکھتا ہے یعنی وہ جس قوم میں پیدا ہوتا ہے اسی قوم کے موافق اپنی وضع قطع بھی رکھتا ہے۔

③ اشٹ ایشویہ گنا نوت

اس میں آٹھوں صفاتِ اعلیٰ (تقویٰ) کا حامل ہونا پُرانوں میں مذکور ہے۔

④ جگت پتی

(جہان کے مولا) پتی لفظ 'پا' حفاظت کرنا، مادہ میں ''ڈتی'' لاحقہ کی ترکیب سے بنا ہے۔ ''جگت'' کے معنی عالم ہیں۔ لہٰذا جگت پتی کے معنی ''عالم کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔''

⑤ اسادھو ومن

آخری اوتار کا سب سے بڑھ کر قابل تعریف وصف یہ ہے کہ وہ بدکاروں کو ہی مارے گا نہ کہ اچھے لوگوں کو۔

⑥ چار بھراتاؤں کے ساتھ

'بھراتا' یعنی ''مددگار'' آخری اوتار کے چار مددگار ہوں گے جو ہر طرح سے اُس کی مدد کریں گے۔

⑦ دیوتاؤں (ملائکہ) کے ذریعے ان کی مدد

دین کی توسیع اور بدکاروں کی ہلاکت میں مدد دینے کے لیے آسمان سے ملائکہ کا نزول ہوگا۔

⑧ کلی کا بھگانے والا

کلی کے معنی لڑانے والا، ہوتے ہیں۔ اسی طرح لفظ شیطان کے معنی بھی لڑانے والا،

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ آخری اوتار کے 'کلی' یعنی شیطان کو شکست ہوگی۔

⑨ اپرتیم دیوتی

(بے مثل حسین) آخری اوتار کے جسم میں اتنی زیادہ رونق ہوگی کہ جس کی مثال نہیں دی جاسکتی اور نہ اس کی مانند اور کوئی اوتار ہی ہوا ہے۔

⑩ نرپ لنگ چھدو دسیون

(راجاؤں کے بھیس میں چھپے ہوئے چوروں کی تباہی) آخری اوتار کی نسبت بھاگوت پران میں لکھا ہے کہ وہ راجاؤں کے بھیس میں چھپے ہوئے چوروں کا خاتمہ کرے گا۔

⑪ انگ راگاتی پنیہ گندھا

(جسم سے خوشبوئے بدن نکلنا) آخری اوتار کے جسم سے خوشبو نکلے گی[1] جو ہوا میں شامل ہوکر لوگوں کے قلوب کو پاک کرے گی۔

⑫ بہت بڑے سماج کا اپدیشک بننا

عظیم معاشرہ کا ناصح، آخری اوتار عظیم معاشرہ کا نجات دہندہ ہوگا۔ دین سے دور پڑے ہوئے ظالموں کا قلع قمع کر کے انھیں سیدھی راہ پر لگائے گا۔

⑬ مادھو ماس کی دوادشی شکل پکش میں جنم

آخری اوتار کی ولادت زائد النور (بارہویں تاریخ) مادھو ماس یعنی ربیع الاول میں ہوگی[2] یہ کلکی پران میں لکھا ہے۔

---

① اتھیتشاں بھوشینتی منا مسی وشیداتوئے واسود یوانگراگاتی پنیہ گندھانلسپر شیم (بھاگوت پران۔ سکند ۱۲۔ ادھیائے ۲ شلوک ۲۱)

② دوادشیام شکل پکشے مادھوئے ماسی مادھوم۔ جاتو ددرشتوہ پوترم پترو ہرشٹ مانسو (کلکی پران، انش ا ادھیائے ۲، شلوک ۱۵) (باقی آئندہ صفحہ پر)

Marfat.com

⑭ ”شمبھل کے پردھان پروہت کے گھر میں ولادت

شمبھل کے صدر پروہت وشنو[1] کے یہاں ولادت ہوگی اور والدہ کا نام سومتی ہوگا
یہ تمام خصوصیات آخری اوتار میں ہوں گی۔

(سابقہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ) سنسکرت زبان میں ”مادھوماس“ موسم بہار کا مہینہ ہے اور عربی میں ربیع الاول، موسم بہار کا مہینہ ہے۔ لہٰذا ”مادھوماس“ کا مفہوم ربیع الاول ہوتا ہے۔ اسی طرح سنسکرت میں قمری مہینوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ ہلال سے بدر تک جسے ”شکل پکش“ یا شدی پروا کہتے ہیں اور اسے مصری عربی میں ”زائد النور“ کہا جاتا ہے۔ اور دوسرا حصہ بدر سے اماس تک ”کرشن پکش“ یا بدی پروا کہتے ہیں جسے مصر میں ”ناقص النور“ کہا جاتا ہے۔ مہینے کی پندرہ تاریخ کے بعد کرشن پکش کی پہلی تاریخ شروع ہوتی ہے تو اماس تک پھر پندرہ تاریخ ہوتی ہے۔ اس طرح ایک ماہ میں دو مرتبہ بارہ تاریخ آتی ہے۔ چنانچہ مادھوماس کی دواوشی شکل پکش کا مفہوم ہے ”بڑھتے چاند میں بارہ تاریخ“ (فقیر صاحب)

① شنبھلے وشنو یشو گرہے پر اور بھوا بھیم (کلکی پُران، انش ۱، ادھیائے ۲، شلوک ۴)

Marfat.com

آخری اوتار کا زمانہ

ہندوستان کی مذہبی کتب میں زمانے کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

① ست یگ

اس زمانہ کا نام کرتا یگ بھی ہے اس کی مدت سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار (۱۷،۲۸،۰۰۰) سال ہے۔

② تریتا یگ

ست یگ کے بعد تریتا یگ آتا ہے جس کی مدت بارہ لاکھ چھیانوے ہزار (۱۲،۹۶،۰۰۰) سال ہے۔

③ دواپر یگ

تریتا یگ کے بعد دواپر یگ آتا ہے جس کی مدت آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار (۸،۶۴،۰۰۰) سال ہے۔

Marfat.com

④ کلیوگ

کلیوگ کی مدت چار لاکھ بتیس ہزار (۴،۳۲،۰۰۰) سال ہے۔

''اوتار (رسول) مستقبل میں ہوگا لیکن اوتار کے آنے سے پہلے ہی مظالم سے دب کر زمین پانی میں غرق ہو جائے تو مستقبل میں آنے والے اوتار سے فائدہ ہی کیا ہے، گیتا میں مذکور ہے'':

(ترجمہ) تنزل میں جس وقت آتا ہے دھرم
ادھرم آ کے کرتا ہے بازار گرم
یہ اندھیر جب دیکھ پاتا ہوں میں
تو انساں کی صورت میں آتا ہوں میں

یعنی ایسے وقت میں اوتار کا نزول ہوتا ہے:

بھلوں کو بروں سے بچاتا ہوں میں
بروں کو جہاں سے مٹاتا ہوں میں
جڑیں دھرم کی پھر جماتا ہوں میں
عیاں ہو کے یگ یگ میں آتا ہوں میں

اب قابل غور بات یہ ہے کہ جن حالات کے بعد اوتار کا نزول ہوتا ہے کیا وہ حالات گزر گئے؟ یا گزر رہے ہیں؟ یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ آخری اوتار کلیوگ میں ہوگا۔ اور کلیوگ کی ابتداء کو پانچ ہزار انہتر سال ہو گئے ہیں۔ آخری اوتار کا زمانہ تقریباً گزر جانے کے قریب ہے یا کچھ گزر جانے کے قریب ہے۔

دوسرا قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ آخری اوتار اس زمانے میں ہوگا جبکہ جنگوں میں تلواروں اور گھوڑوں کا استعمال کیا جاتا ہوگا کیونکہ بھاگوت پران میں مذکور ہے کہ

Marfat.com

دیوتاؤں (ملائکہ) کے ذریعے عطا شدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر آٹھوں اعزازات وخصوصیات والے آقائے کائنات تلوار سے بدکاروں کا خاتمہ کریں گے۔ تلواروں اور گھوڑوں کا وہ زمانہ ختم ہو چکا ہے جبکہ آخری اوتار کا قیام شمشیروں اور گھوڑوں کے زمانے میں ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ آج سے چودہ سو سال پیش تر گھوڑوں اور تلواروں کا استعمال جاری تھا او رتقریباً اس کے سو سال بعد عرب میں سوڈا اور کوئلے کے اشتراک سے بارود تیار ہونے لگا۔

تاریخ ولادت کا تعین

تاریخ ولادت کا تعین بھی ضروری ہے، کلکی پُران میں آخری اوتار کی ولادت مادھو ماس (ربیع الاول) زائد النور بارہ تاریخ بتائی گئی ہے۔

Marfat.com

مقام کا تعین

یہ بات تو مسلّمہ ہے کہ آخری اوتار کے ظہور کا مقام ''شمبھل گرام'' ہوگا۔ صرف گاؤں کے نام سے اطمینان ممکن نہیں ہے جب تک کہ اس کی مکمل توضیح نہ ہو۔ پہلے یہ طے کرنا ضروری ہے کہ شمبھل کسی گاؤں کا نام ہے یا اس کی صفت؟ شمبھل کسی گاؤں کا نام نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر یہ کسی گاؤں کا نام ہوتا تو اس کی صفت بھی بتائی جاتی لیکن پُرانوں میں کہیں بھی شمبھل گرام کی کیفیت نہیں بتائی گئی۔ بھارت میں تلاش کرنے پر اگر کہیں شمبھل نام کا گاؤں ملتا ہے تو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے کوئی ایسا انسان وہاں پیدا نہیں ہوا جو لوگوں کا نجات دہندہ ہو۔ پھر آخری اوتار کوئی کھیل تو نہیں ہے کہ اوتار (نبی خاتم) کی بعثت ہوجائے اور قوم میں ذرّہ بھر تبدیلی نہ ہو۔ لہٰذا لفظ شمبھل کو خصوصیت سے سمجھ کر اس کے مولد پر غور کرنا ضروری ہے۔

① شمبھل لفظ کا مادہ ''شم'' ہے جس کے معنی 'پرامن کرنا' کے ہیں یعنی جس مقام

Marfat.com

پرامن ہو۔

(۲) 'شم' اور 'ور' دونوں کی ترکیب سے سم + ور: ''سمور'' لفظ مشتق ہوا ...... قواعد کے اصول سے شمبھل لفظ کی تکمیل ہوئی۔ جس کے معنی ہوئے جو لوگوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے یا جس کے ذریعے کسی کا انتخاب ہوتا ہے۔

(۳) لغت ۸۸۔۱۲۔۱ میں لفظ شمبر کے معنی 'پانی' کے دیئے گئے ہیں۔ 'ر' اور 'ل' دونوں حروف یکساں ہونے کے سبب 'شمبھل' کے معنی پانی کے قریب والا مقام ہوں گے۔ لوگوں کو یہ شبہ ہوسکتا ہے کہ جب شمبھل کے معنی پانی کے ہیں تو پانی کے قریب والا مقام یا گاؤں کے معنی کیوں اخذ ہوئے؟ اس کے جواب میں میں یہ کہوں گا کہ موضوع گفتگو یہاں پر مقام یا گاؤں ہے نہ کہ پانی مثلاً اگر کہا جائے ''گنگا میں گھوش'' تو اس کے معنی آپ یہ کرتے ہیں کہ گنگا کے قریب واقع گاؤں میں گھوش نہ کہ گنگا کے پانی میں گھوش، پھر آپ شمبھل لفظ سے ویسے ہی معنی کیوں اخذ نہیں کرتے۔ اگر گنگا میں گھوش، جملے میں نشان مانتے ہیں تو اس جملے میں بھی نشان مانئے۔

آخری اوتار کے مقام کے موضوع پر قابلِ غور مسئلہ یہ ہے کہ وہ مقام جس کے آس پاس پانی ہو اور پرکشش اور امن دینے والا مقام ہو۔ اوتار کی سرزمین مقدس ہوتی ہے لہٰذا اس مقام میں بھی تقدس کا ہونا لازم ہے اور وہاں تشدد وغیرہ نہیں ہونا چاہیے۔ علاوہ وہ مقام زیارت گاہ بھی ہونی لازم ہے یعنی لوگوں کے لیے وہ دینی مقام ہو۔

''شمبھل'' کے لفظی معنی ''بلد الامین'' کے ہیں۔ آخری اوتار کا مقام، امن دینے والا، تشدد اور حسد سے پاک ہونا چاہیے۔

آخری اوتار کے لیے ضروری نہیں کہ وہ ہندوستان میں ہو اور سنسکرت یا ہندی ہی بولے۔ اگر ہر ملک کی زبان، وضع، قطع اور نام ایک ہی ہوتے تو تمام ممالک میں ہونے

Marfat.com

والے اوتاروں کی زبان، وضع، قطع بھی ایک ہی ہوتی۔ یہ کہنا جہالت ہے کہ اوتار صرف بھارت میں ہو۔ کیا بھارت ہی ایشور کا پیارا مقام ہے؟ اور دوسرے ممالک پیارے نہیں ہیں؟ کیا دنیا صرف بھارت ہے؟ دیگر ممالک دنیا میں نہیں ہیں؟

لہٰذا آخری اوتار بیرون ہند میں بھی ہوسکتا ہے اور اس ملک کی زبان ودستور اور وضع قطع کے مطابق اس کو چلنا ہوگا لیکن بے دینی اور بے انصافی کے خلاف۔

زمانہ کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ بھارت میں آج سے چودہ سو سال پہلے کوئی ایسی شخصیت پیدا نہیں ہوئی جو آخری اوتار کے معیار پر پوری اُترے۔

تمام پرانوں میں کلکی اوتار کا مقام پیدائش سمبھل بتایا گیا ہے۔ سمبھل یا شمبھل ایک ہی معنی رکھتے ہیں۔

آخری اوتار کی بعثت کے مقام کا تعین مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں کیا جائے گا۔

Marfat.com

عالم کی مذہبی اور معاشرتی تباہی کا دور

ہر عظیم انسان کی بعثت سے پہلے بے شمار بحرانی حالات برپا ہوتے ہیں یا یوں کہیے کہ ہمیشہ تکلیف دہ حالات کے زمانے میں اللہ کسی عظیم انسان کو مبعوث کرتا ہے۔ ہندوستان کی حالت بھی تقریباً دو ہزار سال پیش تر خراب تھی۔ قدیم ہندوستان کی تاریخ سے ثابت ہے کہ سب سے زیادہ مظالم اور زیادتیوں کا زمانہ وہ ہے جو تقریباً (۵۰۰ء) سے شروع ہوتا ہے۔ ویدک دور میں بت پرستی کا فقدان تھا لیکن اس وقت مندروں میں بت پرستی کا عمل عام طور پر جاری ہوا اور بت نصب ہو گئے تھے[1]۔ خود مندروں کے پجاری طرح طرح کے عیوب کا سرچشمہ بن گئے تھے جو مذہبی تصنعات سے بھولے بھالے زائرین کو لوٹتے تھے[2]۔

ویدک دور میں تمام ہندو قوم میں اتحاد و یکسانیت کا سلوک ہوتا تھا لیکن (بعد میں)

---

① A History of Civilization in Ancient India, Vol. 3, Page 281.

② do-page 243.

Marfat.com

ذات پات کے سبب اندرونی تفریق کا بول بالا ہوگیا تھا۔ ویدک دور سے جو طبقاتی انتظام اپنی پسند کے مطابق صلاحیتوں کے اعتبار سے اپنانے کے لیے تھا، اب نسلی انتظام بن گیا تھا۔ اس سے معاشرتی تنظیم پر بہت برا اثر پڑا[1]۔ خواتین کو کنیزوں کا مقام دیا گیا[2] اور دستور ایسا بنا جو براہ راست جانب داری پر مبنی تھا۔ براہمن خواہ کتنا ہی ظلم کرے، سزائے موت کا مستوجب ہرگز نہیں ہوسکتا تھا۔ پست قوم کا فرد اگر اعلیٰ طبقے کے فرد کی بیوی سے زنا کرتا تو سزائے موت دی جاتی اور اعلیٰ طبقے کا فرد پست طبقے کے فرد کی بیوی سے زنا کرتا تو کچھ رقمی جرمانے پر بری ہوجاتا۔ اگر پست طبقے کا مرد اعلیٰ طبقے کے مردوں کو نصیحت کرتا تو اس کے منہ میں کھولتا ہوا تیل ڈالنے کا دستور تھا، گالی دینے پر اس کی زبان کاٹ لینے کا قانون تھا[3]۔ شراب نوشی راجاؤں کی عظمت کا نشان تھی اور رانی بھی مئے کے نشے میں مخمور جھومتی تھی[4]۔ راستوں پر زناکاروں کا جمگھٹ لگا رہتا تھا[5]۔ تلاشِ حق جنگلوں اور پہاڑوں میں کی جاتی تھی۔ فرضی اور من گھڑت خیالات اور بھوت پریتوں کی پرستش کا مذہب تھا۔

غالباً اتنی بری حالت روم اور ایران کی شخصی حکومتوں کی بھی اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی جتنی کہ ساتویں صدی کی ابتداء میں ہوئی۔ بازنطینی شہنشاہیت کے کمزور ہوجانے سے پوری حکومت مسخ ہوچکی تھی۔ پادریوں کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی مذہب پر انتہائی زوال آیا اور حالت اس قدر بری ہوئی کہ آج اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر آج ان بدحالیوں کا تذکرہ کیا جائے تو شاید ہی کوئی اس پر اعتماد کرے۔ اگرچہ ان برائیوں کے ایسے ٹھوس ثبوت موجود ہیں کہ ذرہ بھر شبہ کی گنجائش نہیں۔ باہمی ٹکراؤ اور عداوتوں کے سبب معاشرہ اپنی راہ کو بھول چکا تھا، شہروں اور قصبوں میں خون کی ندیاں بہتی تھیں۔ عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے سچ ہی کہا تھا: ''میں امن نہیں

---

[1] to [5] A History of Civilization in Ancient India, Vol. 3, Page 308, 331, 342, 343, 4691.

Marfat.com

لایا ہوں بلکہ تلوار لایا ہوں۔"① ایسے وقت میں خطۂ عرب میں حضرت محمد ﷺ کا دین اسلام اٹھا جو رومن شہنشاہیت کے تصادموں سے دُور تھا۔ اس دین کی قسمت میں یہی لکھا تھا کہ یہ طوفان کی طرح رُوئے زمین پر چھا جائے گا اور اپنے بالمقابل بہت سے شہنشاہوں، حکمرانوں اور رسم ورواجوں کو اس طرح اڑا دے گا جیسے کہ آندھی مٹی کو اڑا دیتی ہے۔ دیگر تاریخی روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی ولادت سے قبل عیسائیوں میں کتنی برائیاں پھیل گئی تھیں۔ اسی طرح جارج سیل نے قرآن کریم کے ترجمہ کی تمہید میں لکھا ہے کہ گرجا گھر کے پادریوں نے مذہب کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تھے اور امن، محبت اور اچھائیاں ان سے دُور ہوگئیں تھیں۔ وہ اصل مذہب کو بھول گئے تھے۔ مذہب کے امور میں اپنے طرح طرح کے خیالات تراش کر باہم جھگڑتے رہتے تھے۔ اسی وجہ سے رومن گرجا گھروں میں بہت سی گمراہی کی باتیں مذہبی حیثیت سے مانی جاتیں اور بت پرستی انتہائی بے حیائی سے کی جانے لگی۔ حضرت محمد ﷺ سے پہلے عیسائی مذہب اور بت پرستی دونوں نے مل کر ایک نئی صورت اختیار کر لی، جس کے سبب عیسائیوں میں بت پرستی عام ہوگئی۔ خدائے واحد کی جگہ تین خدا معزز ہوگئے اور مریم علیہا السلام (عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی والدہ) کو خدا کی ماں سمجھا جانے لگا۔

① Perhaps in no previous period had the empire of the Persians or the oriental part of Roman empire, been in a more deplorable or unhappy state than at the beginning of the 7th century. In consequence of the weakness of the Byzantine despots the whole frame of their governmemt was in a state of complete disorganization of the most frightful abuses and corruption of the priests, the Christian religion had fallen into a state of degradation scarcely at this day concievable, and such as would be absolutely incredible had we not evidence of it the most unquestionable. The feuds and animosities of the almost innumerable sects had risen to the qreatest possible height; the whole frame of society was loosened; the towns and cities flowed with blood. Well, indeed, had Jesus prophesied when he said he brought not peace, but a sword. (*Apology for Mohamed by Godfrey Higgins, page 1*).
(Remaining part on the next page)

Marfat.com

آخری اوتار کی تصدیق

(خاتم النبیین ﷺ کی تصدیق)

متذکرہ بالا بیانات میں یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ کلکی اوتار شہسوار اور شمشیر بہ کف ہوگا۔ تلوار اور گھوڑے کا زمانہ گزر چکا ہے۔ اب تو جیٹ طیاروں اور ایٹمی اسلحہ جات کا زمانہ آ گیا ہے لہٰذا آخری اوتار کے زمانے کا تعین موجودہ عہد سے پیشتر ثابت ہوتا ہے۔ آخری اوتار کی آمد کے وقت دنیا کے حالات بھی ثابت ہو چکے ہیں۔ بے دینی، مظالم اور زیادتیوں کے عروج میں آنے پر آخری اوتار کا ظہور ہوگا۔ اب ہم کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ کا تقابلی مطالعہ پیش کریں گے۔

(Remaining part from the last page) "At this time, in a remote and almost unknown corner of Arab a, at a distance from civil broils which were. tearing to pieces of Roman empire, arose the religion of Mohamed, a religion destined to sweep like a tornado over the face of the earth to carry before it empires, kingdoms and systems, and to scatter them like dust before the wind." (*Apology for Mohamed, by Godfrey Higgins. page* 2).

Marfat.com

① شہسواری اور شمشیر برداری

بھاگوت پُران، بارھویں اسکند دوسرے ادھیائے کے انیسویں شلوک میں مذکور ہے کہ کلکی اوتار ملائکہ کے ذریعے دیئے گئے گھوڑے پر سوار ہو کر تلوار سے بدکاروں کا خاتمہ کر دیں گے①۔ کلکی کا گھوڑا جو ملائکہ کے ذریعے عطا کیا جائے گا، بہت شاندار ہوگا، اسی پر سوار ہو کر وہ بدکاروں کا قلع قمع کریں گے۔ حضرت محمد ﷺ کو فرشتہ (جبرائیل) کی معرفت گھوڑا ملا تھا۔ جس کا نام ''براق'' تھا②، اس پر سوار ہو کر حضرت محمدؐ رات میں سفر زیارت (معراج) کے لیے تشریف لے گئے۔③ آپؐ کو گھوڑے پسند تھے لہٰذا آپ ﷺ کے پاس سات گھوڑے تھے④ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت محمدؐ کو دیکھا کہ آپ ﷺ گھوڑے پر سوار تھے اور تلوار حمائل تھی⑤۔ حضرت محمد ﷺ کے پاس کل نو تلواریں تھیں، جن میں سے ایک سلسلۂ خاندان سے دستیاب، دوسری ذوالفقار اور تیسری قلعی نام کی تلوار تھی۔

② جگت گرو

بھاگوت پران میں آخری اوتار کو جگت پتی کہا گیا ہے⑥۔ جگت کے معنی 'عالم' کے

---

① بھاگوت پران، اسکند ۱۲، ادھیائے ۲، شلوک ۱۹

② The Picture of burak was published in organiser, February 8. 1969.

③ "He explained to Omme Hani, daughter of Abu Talib that during the night the had performed his devotions in the temple of jerusalem. He was going forth to make his vision known, when she conjured him not thus to expose himself to the derision of the unbelievers."
"Life of Mohammed, by Sir William Muir (page-125)

④ اصح السیر، صفحہ ۵۶۵، جامع الفوائد، جلد: ۱۷۹/۲

⑤ حدیث بخاری نمبر ۴، اصح السیر، صفحہ: ۵۹۶

⑥ اشوماشگما روہیہ دیودتم جگپتی، اہنا سادھودمن ماشئے یشورے گنا نونہا۔ بھاگوت پران، سکند ۱۲، ادھیائے ۲، شلوک ۱۹۔

Marfat.com

ہیں اور پتی کے معنی 'حفاظت کرنے والا' کے ہیں۔ لفظ جگت پتی کے معنی یہ ہوئے کہ اپنے پند ونصائح کے ذریعے گرتے ہوئے معاشرے کو بچانے والا اور محدود معاشرہ نہیں بلکہ لامحدود معاشرہ یعنی معاشرۂ عالم ہے۔ مفہوم یہ ہوا کہ جگت کا گرو سرور عالم ہوگا۔ حضرت محمد ﷺ کی شان میں قرآن کریم میں آیا ہے: ''اے محمد ﷺ اعلان کر دو کہ اے تمام دنیا کے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ﷺ ہوں۔''① اور دوسری جگہ سورۃ الفرقان میں آتا ہے کہ: ''بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ تمام عالموں (قوموں) کے لیے ڈرانے والا ہو۔''②

اس طرح سے عالم کی سروری کا وجود اور عظمت دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

③ اسادھودمن

کلکی اوتار کے موضوع میں مذکور ہے کہ وہ بدکرداروں کو ہلاک کر دیں گے۔ یہی بات حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات پر صادق آتی ہے۔ آپ ﷺ نے بھی خاتمہ بدکاروں کا ہی کیا اور قرآن کریم میں فرمایا ہے، جن مسلمانوں پر حملہ کیا جاتا ہے، ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ بھی لڑیں کہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔③ حضرت محمد ﷺ نے لٹیروں اور ڈاکوؤں کو سدھار کر انھیں توحید کی تعلیم دی۔ اللہ کی عبادت میں دیگر معبودوں کو شریک کرنے سے منع فرمایا اور بت پرستی کی تردید کی۔ آپ ﷺ نے ازلی دین کو قائم کیا اور فرمایا کہ میں زمانۂ قدیم کے دین کو ہی قائم کر رہا ہوں۔ یہ کوئی نیا دین نہیں ہے۔ لفظ ''اسلام'' کے معنی ہیں، اللہ کی فرمانبرداری کرانے والا دین اور لفظ وید کے معنی بھی

---

① سورہ الاعرف: ۱۵۸/۷

② سورۃ الفرقان: ۱/۲۵

③ سورۃ الحج: ۲۲/۳۹۔۴۰

Marfat.com

خدا کا کلام ہے۔ اس کی فرمانبرداری کرنے والا مذہب ویدک ہے۔ لہٰذا ویدک مذہب یا دین اسلام کی راہ میں جولوگ مزاحم ہیں انھیں کافر یا ناستک کہا جاتا ہے۔ ان سے مخالفت اوران کا انسداد ایک فطری عمل ہے۔

آپ ﷺ کی ولادت مبارکہ سے پیش تر ایران میں 'کیقباد' پہلا بادشاہ تھا جس نے پیغام مزدک سے متاثر ہو کر اعلان کیا تھا کہ ''دولت اور عورت پر تمام لوگوں کا حق ہے۔ ان پر کسی خاص شخص کا حق نہیں ہے۔ جس کے نتیجہ میں بدکاری حد سے تجاوز کر چکی تھی۔ ایسے عالم میں حضرت محمد ﷺ ہی کی شخصیت تھی جن کے متبعین نے ان انتہائی شریروں کو شکست فاش دے کر دین کی عزت وناموس کو قائم کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

④ مقام پیدائش کی مطابقت

کلکی اوتار کا مقام پیدائش شمبھل ہوگا اور وہ وہاں کے برہمن کے گھر میں تولد ہوگا① اس برہمن کا نام وشنویش ہوگا۔ ظاہر ہے کہ مذکورہ نام سنسکرت زبان کے ہیں۔ جو یا تو معنوں کا تعین کر کے لکھے گئے ہیں یا پھر ان کی بگڑی ہوئی صورت عربی زبان میں ہوگی۔

سنسکرت میں عام طور پر ناموں کے غالب معنوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ ناموں کے معنوں کو قبول کرنا زیادہ مفید ہے۔

لفظ شمبھل کا مادہ 'شم' ہے جس کے معنی 'امن' کرنا ہوتے ہیں۔ اس میں 'بن' لاحقہ لگا ہوا ہے۔ شمبھل کے معنی 'دارالامن' ہوں گے اور مکہ معظّمہ کو عربی زبان میں (دارالامن) بھی کہا جاتا ہے جس کے معنی 'سلامتی' کا گھر ہیں۔

---

① شمبھل کرام مکھمیسیا براھمنیسیا مھاتمنھا بھونے وشنو یشسھا کلکی برادر بھو یسیتی (بھاگوت پران، اسکند ۱۲، ادھیائے ۲، اشلوک ۱۸)

Marfat.com

⑤ پردھان پروہت

(صدر برہمن کے گھر میں ولادت) کلکی اوتار کے مضمون میں کہا گیا ہے کہ وہ ''برہمنوں کے سردار'' کے گھر میں پیدا ہوگا۔ حضرت محمد ﷺ مکہ معظمہ میں کعبۃ اللہ کے پردھان پروہت (صدر متولی کعبہ) کے گھر میں تولد ہوئے۔

⑥ والدین کے مسئلہ میں مطابقت

کلکی کی والدہ کا نام، کلکی پران میں ''سومتی'' (سوموتی) آیا ہے۔ جس کے معنی 'امانت دار' اور بہترین اخلاق والے کے ہیں اور والد کا نام ''وشنویش'' آیا ہے۔ جس کے معنی ''اللہ کا بندہ'' ہوتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی والدہ ماجدہ کا نام ''بی بی آمنہ'' تھا جس کے معنی امانت دار، امن والی بی بی، کے ہوتے ہیں اور والد بزرگوار کا نام ''حضرت عبداللہ'' تھا۔ عبداللہ کے معنی اللہ یعنی وشنو کا 'یش' یعنی' بندہ' (عبداللہ) ہوتے ہیں۔

⑦ آخری اوتار ہونے میں مطابقت

کلکی کو آخری زمانے کا آخری اوتار بتایا گیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے بھی اعلان فرمایا ہے کہ ''میں خاتم النبیین ﷺ ہوں''۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔

کتاب ''واچس پتیم'' اور ''شبد کلپتر'' میں کلکی لفظ کے معنی ''انار کھانے والے اور بدنامی کے داغ کو مٹانے والے'' بتائے گئے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ بھی پھلوں میں انار اور کھجور پسند فرماتے تھے اور قدیم زمانے سے جمے ہوئے شرک اور کفر کے بدنما دھبوں کو دھو کر آپ ﷺ نے پاک کر دیا۔

Marfat.com

⑧ شمال کی سمت جانا اور تبلیغ کی بابت مطابقت

کلکی پران میں مذکور ہے کہ کلکی پیدا ہونے کے بعد پہاڑی کی طرف جائیں گے اور وہاں پرشورام جی سے عرفان حاصل کریں گے۔ اس کے بعد شمال کی طرف جا کر وہاں سے پھر بستی کو آئیں گے۔ حضرت محمد ﷺ اپنی ولادت باسعادت کے بعد پہاڑی (غار حرا) میں گئے اور وہاں جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے عرفان (وحی) حاصل فرمایا یعنی آپ ﷺ پر بذریعہ جبرائیل علیہ السلام وحی سے قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ اس کے بعد آپ ﷺ جانب شمال (مدینہ منورہ) گئے (ہجرت فرما کر) اور وہاں سے پھر دکن (مکہ معظّمہ) کی طرف (مع دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم) مراجعت فرمائی اور اپنے مقام مکہ کو فتح کیا۔ کلکی اوتار کے بیان میں یہی واقعات درپیش ہونے کا اعلان پرانوں میں موجود ہے۔

⑨ شیو کی جانب سے کلکی کو ایک گھوڑا عطا کیا جانا

شیو، کلکی کو ایک گھوڑا دیں گے جو بہت اعجازی ہوگا۔ حضرت محمد ﷺ کو بھی براق نامی اعجازی گھوڑا اللہ تعالیٰ کی عطا سے ملا تھا۔

⑩ چار بھائیوں کی معیت میں کلی کا انسداد

کلکی پُران میں مذکور ہے کہ کلکی چار بھائیوں کے ساتھ کلی (شیطان) کا انسداد کریں گے۔ حضرت محمد ﷺ نے بھی اپنے چار رفقاء کے ساتھ شیطان کا انسداد فرمایا۔ اُن چار رفقاء کے نام حسب ذیل ہیں:

① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

② حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

③ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

④ حضرت علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

یہ چاروں صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت محمد ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے جانشین خلفاء راشدین ہوئے اور آپ ﷺ کے پیغام توحید اور دین خالص کی تبلیغ فرمائی۔

⑪ ملائکہ کے ذریعے تائید غیبی

کلکی پران میں مذکور ہے کہ کلکی کو دیوتاؤں (ملائکہ) کے ذریعے جنگوں میں مدد ملے گی ① یہی بات حضرت محمد ﷺ کے ساتھ پیش آئی یعنی جنگ میں فرشتے آپ ﷺ کی مدد کے لیے نازل کیے گئے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ یقیناً اللہ نے تم کو جنگ بدر میں مدد دی جبکہ تم کمزور تھے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم شکر گزار بنو۔ جب تم مومنوں سے کہتے تھے کہ کیا یہ تمھارے لیے کافی نہیں کہ تمھارا رب تین ہزار نازل شدہ فرشتوں سے تمھاری مدد کرے! ہاں اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو اور کفار اپنے پورے جوش میں تم پر حملہ کر دیں تو تمھارا رب پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمھاری مدد کو بھیجے گا۔''② ''جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے سو اس نے تمھاری دعا قبول کی، کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے سے پیچھے آتے جائیں گے تمھاری مدد کرنے والا ہوں۔''③

''اے ایمان والو! اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم پر فوجیں چڑھ آئیں، سو ہم نے ان پر ہوا اور ایسے لشکروں کو بھیجا جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے۔''④

---

① یات یویم بھوم دیواہ سموا مشاؤ ترنوے رتاہ (کلکی پران ۷۔۲۔۱)

② سورہ آل عمران:۳/۱۲۳۔۱۲۵

③ سورہ الانفال:۸/۹

④ سورہ الاحزاب:۳۳/۹

Marfat.com

⑫ بے مثال حسن والے

کلکی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بے مثال حسین ہوں گے یعنی وہ اتنے زیادہ حسین ہوں گے کہ ان کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ حضرت محمد ﷺ کے متعلق روایت ہے کہ آپ ﷺ تمام لوگوں میں سب سے بڑھ کر حسین اور تمام انسانوں میں اکمل نمونہ اور جنگجو غازی تھے۔

⑬ تاریخ پیدائش میں مطابقت

کلکی پُران میں کلکی کی تاریخ پیدائش کے مسئلے میں مرقوم ہے کہ مادھو ماس ماہ ربیع الاول کے شکل پکش کی ۱۲ تاریخ یعنی زائد النور، بارہویں تاریخ کو پیدائش ہوگی۔ اور حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت بھی بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ جس کے معنی مادھو ماس کے شکل پکش کی بارہ یعنی زائد النور ہوتے ہیں۔

⑭ خوشبوئے بدن

شریمد بھگوت پُران کی رُو سے، کلکی کے جسم سے مہکتی ہوئی خوشبو کے اثر سے لوگوں کے قلوب پاک ہوجائیں گے یعنی ان کے جسم کی خوشبو ہوا میں شامل ہوکر لوگوں کے قلوب کو پاک کرے گی۔ حضرت محمد ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو تو مشہور ہی ہے۔ آپ ﷺ جس سے بھی مصافحہ کرتے اس کے ہاتھ میں دن بھر خوشبو رہتی تھی۔ آپ ﷺ کے غلام حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے جسم اقدس کی خوشبو ہوا کو خوشبودار بنا دیتی تھی جب آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لاتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے جسم مبارک کے پسینے کو جمع کیا۔ آپ ﷺ کے سوال پر انھوں نے جواب دیا کہ ہم اسے خوشبوؤں میں ملاتے ہیں کیونکہ یہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہے۔

Marfat.com

⑮ اشٹ ایشوریہ گڑانوت

بھاگوت پُران سکند ۱۲ دوسرے ادھیائے میں کلکی کو اشٹ ایشوریہ گڑانوت یعنی ''آٹھ صفات جاہ وحشم'' والے کہا گیا ہے، وہ صفات حسب ذیل ہیں:

① پرگینا (علم ودانائی)

② کلینا (اعلیٰ نسبی)

③ ایندری دمن (ضبط نفس)

④ شرتی گنان (علم الکتاب)

⑤ پراکرم (شجاعت)

⑥ ابہوبھاشتا (کم سخنی)

⑦ دان (جود وسخا)

⑧ گرتکلینا (شکر گزاری)

اب ان آٹھ صفات پر اجمالی انداز میں روشنی ڈالی جاتی ہے:

① پرگینا (علم ودانائی)

مسئلہ علم ودانائی میں بھی حضرت محمد ﷺ سے مطابقت یہ ہے کہ آپ ﷺ ماضی، حال اور مستقبل کی تمام باتیں بتانے میں کامل استطاعت رکھتے تھے۔اس کی تائید میں کئی مثالیں عنایت احمد کی کتاب ''الکلام المبین'' میں پائی جاتی ہیں۔ بطور نمونہ اس کتاب میں سے ایک مختصر تاریخی حوالہ ملاحظہ ہو: ''رومیوں اور ایرانیوں کی جنگ میں جب رومی مغلوب ہوئے تو حضرت محمد ﷺ نے اپنے رفیقوں کو یہ واقعہ بتایا۔ آپ ﷺ کے رفیقوں سے اس واقعہ کو جان کر ایک مخالف قریشی ابی بن خلف بہت خوش ہوا اور نو سال کے اندر رومیوں کی فاتح ہونے کی پیش گوئی سن کر آپ ﷺ کے رفیق سفر وحضر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے سو اونٹوں کی شرط باندھی۔ آخر

Marfat.com

نو سال کے اندر ''نینوا'' کی جنگ میں رومیوں کو ۶۲۷ء میں فتح ہوئی۔ اس مضمون سے متعلق قرآن کریم کی تیسویں سورہ الروم نازل ہوئی۔ اس قسم کی کئی مثالیں ہیں جو آپ ﷺ کی دانائی اور دور اندیشی سے متعلق تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔

② کلینا (اعلیٰ نسبی)

''اعلیٰ نسبی''، کلکی ممتاز براہمن خاندان سے متعلق ہوں گے۔ اس کا ثبوت پہلے ہی ہم دے چکے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ بھی کعبۃ اللہ کے متولی خاندان کے ممتاز گھرانے بنو ہاشم میں پیدا ہوئے تھے جو مقدس کعبہ کا محافظ تھا① یعنی آپ ﷺ کی ولادت ۵۷۱ء میں سلسلۂ قریش کے ممتاز خاندان بنو ہاشم میں ہوئی جو باشندگانِ عرب کا معزز ترین اور سلسلہ قدیم سے محافظِ کعبہ خاندان تھا۔

③ ایندری دمن (ضبط نفس)

صفات جاہ وحشمت میں تیسری صفت ہے حواس کو قابو میں لانا۔ بھارت کی مذہبی کتب میں کلکی کے مضمون میں مرقوم ہے کہ کلکی ضبط نفس کے حامل ہوں گے۔ حضرت محمد ﷺ کے متعلق کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ خودستائی سے مبرا، کریم، پرسکون اور حواس کو قابو میں رکھنے والے (ایندریئے جیت) اور فیاض تھے۔ حواس ارادے کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ لہٰذا ارادے کو قابو میں لانا ہی حواس کو قابو میں لانا ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جو شخص نو شادیاں کرے تو معاذ اللہ اس کو ہوش مند اور عیش وعشرت پسند کی بجائے حواس پر قابو رکھنے والا کیوں کر کہا جا سکتا ہے؟ تو اسے

---

① He was born in A.D 571, and came of the noble tribe of the Koreysh, who had long been guardians of the sacred."
(page xxvi of introduction, The Speeches of Muhammad, by Lane-poole, published by Macmillan and Co. (London)

Marfat.com

یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کیا یوگی راج شری کرشن جی کی پٹ رانیاں تعداد میں چھ سے زیادہ نہیں تھیں؟ زائد (یوگی) دنیا کے عیش وعشرت میں رہ کر بھی پر خلوص اور جذبۂ بے غرضی (نش کام بھاؤنا) کے سبب خواہش سے بری رہتا ہے۔ جیسے کنول کا پتا پانی میں رہتے ہوئے بھی پانی سے الگ رہتا ہے ویسے ہی عابد وباخدا انسان بھی دنیا کے عیش وعشرت میں رہتے ہوئے بھی اس سے مبرا رہتا ہے۔ لہٰذا حضرت محمد ﷺ کی نو بیویوں کا رہنا مافوق الفطرت مردانگی کا مظہر ہے، اس سے آپ ﷺ کے ضبطِ نفس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

④ شرتی گنیان (علم الکتاب)

یہ آٹھ صفات بزرگی میں چوتھا وصف ہے۔ سنسکرت میں "شرت" کے معنی ہیں "سنا ہوا کلام" جو رسولوں کے ذریعے سنا گیا ہو اور وہ کتاب کی صورت میں محفوظ ہوتا ہے اور یہ لفظ مادہ 'شر' سے بنا ہے۔ اس کے معنی ہیں "سننا"۔ لہٰذا وحی کے ذریعے سنا گیا خدائی کلام جس کتاب میں ہو اس کو "شرتی" کہا جاتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ پر فرشتے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے کلام اللہ (شرتی) کا نزول ہوتا تھا۔ اس کو سن کر آپ ﷺ لکھا دیتے تھے۔ قرآن کریم آپ ﷺ کا (شرتی گنیان) ہے۔ لین پول اس کی تائید میں رقم طراز ہے: "حضرت محمد ﷺ پر فرشتے کے ذریعے اللہ کا کلام بھیجا جانا حق ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔"① آروی سمتھ بھی اس سے متفق ہے۔ ایک وحی میں حضرت محمد ﷺ کو اللہ کی پیغمبری کا عہدہ (عہدۂ نبوت) پانے والے کہا گیا

---

① There are the first revelations, that came to Mohammad that he believed, He Heard them, spoken by an angle from heaven is beyond doubt. page xxxi, introduction, Speeches of Mohammad, by Lane-Poole

Marfat.com

ہے۔① سر ولیم میور نے بھی حضرت محمد ﷺ کی بابت لکھا: ''وہ رسول اور اللہ کے نمائندے تھے۔'' اس طرح حضرت محمد ﷺ اور کلکی میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

⑤ پراکرم (شجاعت)

بزرگی کے آٹھ صفات میں شجاعت پانچواں وصف ہے۔ حضرت محمد ﷺ قوت جسمانی میں بھی انتہائی کمال رکھتے تھے۔ اس کے ثبوت میں کئی حقائق تاریخ میں موجود ہیں مثلاً ایک پہلوان جس کا نام 'رکانہ' تھا، اس کی روداد ملاحظہ ہو۔ اس سے آپ ﷺ نے سوال کیا: اے رکانہ! تیرا خدا سے نہ ڈرنے اور ایمان نہ لانے کا سبب کیا ہے؟ رکانہ پہلوان نے حق کی وضاحت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا، تو بڑا بہادر پہلوان ہے، اگر میں کشتی میں تجھے زیر کردوں تو کیا تو ایمان لے آئے گا؟ اس نے قبول کیا، تب آپ ﷺ نے اسے دو مرتبہ مغلوب کیا۔ پھر بھی وہ پہلوان آپ ﷺ پر ایمان نہ لایا اور اللہ کی ذات سے منکر رہا۔②

⑥ ابھو بھاشتا (کم سخنی)

کم سخنی بزرگ انسان کی بہت بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ بھی خاموش طبع تھے لیکن آپ ﷺ جو کچھ فرماتے تھے اتنا اثر انگیز ہوتا تھا کہ سننے والے

---

① "Upon this, Mohammad felt the heavenly inspirataion, and read, as he believed, the deers of god, whcih he after words, promulgated in koran then came the announcement. O, Mohammad, of a truth thou are the prouphet of God and I am his angel Gabriel." this was the crises of Mohammad's life. It was his call to renounce and to take the office of prophet.
Page 98, Mohammad and Mohamednism. by rev Bosworth Smith.

② اصح السیر صفحہ ۹۷ اور لائف محمد صفحہ ۳۲۵ مصنف سر ولیم میور

Marfat.com

آپ ﷺ کی باتیں کبھی نہیں بھولتے تھے① باہم گفتگو میں بھی آپ ﷺ پرسکون رہتے تھے لیکن عرب کے لوگ آپ ﷺ کی باتیں سننا بہت پسند کرتے تھے۔

⑦ دان (جود وسخا)

خیرات مذہب کا لابدی حصہ ہے۔ غریبوں کو خیرات دینا آٹھ صفات میں ساتواں وصف ہے جو انسان کو نورانی بناتا ہے، تقریباً ہر ایک بزرگ کے پاس یہ تسلیم شدہ امر ہے۔ کلکی پرانوں میں ''اشٹ ایشور گنانوت'' کہا گیا ہے یعنی ان میں آٹھوں صفات ''مِن حیث المجموع'' رہنا قرار دیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ تو ہمیشہ عطا کرنے میں مصروف رہتے تھے اور آپ ﷺ کے مکان پر غریبوں کا مجمع لگا رہتا تھا۔② آپ ﷺ کسی کو مایوس نہیں کرتے تھے۔ ''سر ولیم میور'' نے بھی حضرت محمد ﷺ کو بے انتہا حسین و جمیل صورت والے شجیع اور سخی بتایا ہے۔③

⑧ کرتگنیتا (شکر گزاری)

ان آٹھ صفات حشمت و بزرگی میں شکر گزاری (کیے گئے احسان کی قدر کرنا) آٹھواں وصف ہے۔ اس خوبی کے بغیر کوئی شخص بزرگی نہیں پا سکتا۔ کلکی میں مع شکر

---

① He was of great taciturnity, but when he spoke, it was with emphasis and deliberation, and no one could forget what said."
page-xxix, Introduction, The Speeches of Mohammad, by Lane Poole.

② Indeed, outside the prophet's house was a bench or gallery, on which were always to be found a number of poor, who lived entirely upon his generosity and were hence called, the people of the bench.
page (xxx, introduction, the Speeches of Mohammed. by Lane-poole.)

③ He was, says an admiring follower; the handsomest and bravest, the bright faced and bravest, the bright faced and most generous of men."

Marfat.com

گزاری آٹھوں صفات حشمت موجود رہنے کی پیش گوئی پرانوں میں مرقوم ہے جیسا کہ ہم پہلے واضح کر چکے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ میں بھی مذکورہ بالا (۷) صفات کی موجودگی واضح ہو چکی ہے اور آپ ﷺ میں شکر گزاری کی موجودگی کا کوئی مورخ غیر معترف نہیں ہو سکتا۔ انصار کے متعلق کہے گئے فقرات آپ ﷺ کی شکر گزاری کی وضاحت کرتے ہیں۔①

اللہ کے کلام کا مبلغ

کلکی کے متعلق مشہور ہے کہ وہ جس مذہب کو قائم کریں گے وہ ویدک مذہب ہوگا اور ان کے وسیلے سے ہدایت کردہ تعلیمات خدائی تعلیمات ہوں گی۔ یہ تو واضح ہی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے نازل شدہ قرآن کریم، اللہ کا کلام ہے۔ پھر بھی ضدی لوگ بھلے نہ مانیں! قرآن میں اخلاق، تقویٰ، محبت اور احسان وغیرہ کرنے کے لیے جو احکام موجود ہیں، وہی وید میں بھی ہیں۔ قرآن میں بت پرستی کی تردید اور توحید کی تعلیم، باہمی محبت کے سلوک و برتاؤ کی ہدایات ہیں۔ وید میں ایکم ستیہ (حق ایک ہے) اور عالمی برادری کا امتیازی اعلان ہے۔ ویدوں میں ایشور کی بھگتی (خدا کی عبادت) کا حکم ہے اور قرآن کی تعلیم کے سبب مسلمان دن میں پانچ مرتبہ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں، جبکہ طبقہ برہمن میں شاذ و نادر لوگ تری کال سندھیا (تین وقتوں کی دعا) کرنے والے ملیں گے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ کلکی اور حضرت محمد ﷺ کی بابت ایک سی باتیں ہیں۔ اب ضمیمہ کے طور پر ویدوں اور قرآن کی بنیادی تعلیمات کی مطابقت پر غور و فکر پیش کریں گے۔

---

① Asah us siyar, Page 343

Marfat.com

ویدوں اور قرآن کی تعلیمات

اللہ

① قرآن پاک میں مرقوم ہے: ''اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ زندہ خود قائم، قائم رکھنے والا ہے۔ اس پر نہ اونگھ غالب آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، وہ کون ہے جو اس کے پاس سوائے اس کی اجازت کے سفارش کرے، وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اس کے علم میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جو وہ چاہے، اس کا علم آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان دونوں کی حفاظت اس پر بوجھ نہیں اور وہ بہت بلند عظمت والا ہے۔'' (سورۃ البقرۃ:۲/۲۵۵)

اپنشدوں میں آیا ہے ''ایکم برہم دوتیم ناستی نہنا ناستی کنچن'' یعنی وہ ایشور (خدا) ایک ہے، اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ یہاں تو اس کے سوا کچھ ہے ہی نہیں یعنی دنیا

Marfat.com

کی ہستی جب تک خدا کی قدرت سنبھال رہی ہے، تب تک ہی ہے، اگر اللہ کو منظور نہ ہو تو دنیا کا وجود ہی نہ رہے گا۔

② جس کو کوئی بھی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا لیکن جو آنکھ سے اپنے امور کو دیکھتا ہے تو اسی کو برہم جان[1]

قرآن میں ارشاد ہے: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾ (الانعام: ۱۰۳/۶)

''کوئی آنکھ اس کو دیکھ نہیں سکتی اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے۔''

③ قرآن میں ارشاد ہے کہ: ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ (الفاتحہ: ۱/۵)

''تو ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔''

رگ وید میں بھی کہا گیا ہے: ''اے پرکاشک پرمیشور ہمیں سندر (اچھے) راستے پر لے چلو۔''[2]

④ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ (الاخلاص: ۱۱۲/۱۔۴)

''کہہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، (سب اسی کی پناہ میں ہیں) نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔''

پرمیشور (خدا) ایک ہے، تمام حیوانات پر محیط، تمام افعال کا مالک، سب سے اعلیٰ، ہر چیز پر گواہ، ہر بات کا جاننے والا ہے، وہ صفات سے منزہ ہے۔

---

① پچکشو شانہ پشیتی تین چکشونی پشیتی تداپو برہم توم ودھی نیدم یدموپاسے (کنوپنشید سام ویدکو کا براہمن کھنڈ امنتر نمبر ۶)

② اگنے یا سوپتھا رائے۔ رگ وید نمبر ۱۔۱۸۹۔۱ یا نمبر ۴۳۔۷۔۳۶۔۳، نمبر ۱۶۔۴۰ طئے بم نمبر ۱۴۔۱۔۱، ۳ ذاطے بر ۳۔۲۔۲۰۸، طے آ نمبر ۸۔۸۔۱۱ اشت بر نمبر ۱۔۳۔۸۔۱۴

Marfat.com

⑤ اللہ حق ہے (سورہ الحج: ۶۲/۲۲)

ویدانت میں کیا گیا ہے: ''ستیم برہم''، یعنی ''برہم (رحمٰن) حق'' ہے۔

⑥ ﴿فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ۱۱۵/۲)

''جدھر تم منہ کرو گے ادھر ہی اللہ کا منہ ہے۔''

گیتا میں بھی کہا گیا ہے: ''وشنوتو مکھم''، یعنی اس کے منہ سب طرف ہیں۔

⑦ ویدوں، گیتا اور سمرتیوں میں ایک خدا کی عبادت کرنے کا حکم ہے اور اپنی کی ہوئی برائیوں کی معافی کے لیے بھی اس خدا سے دعا کرنے کا حکم ہے۔

قرآن میں بھی فرمایا ہے کہ:

﴿قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ﴾ (حم السجدة: ۶/۴۱)

''کہو میں تو صرف تمھاری طرح ایک انسان ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو تم سیدھے اسی کی طرف منہ کرو اور اسی سے استغفار بھی مانگو۔''

⑧ ویدوں میں رب العالمین کا کلام (ایشوروانی) پر ایمان نہ رکھنا اور اس کے احکام کا نہ ماننا، ''ناستکتا'' کہلاتا ہے۔ ناستکتا کے معنی انکار کرنا ہے۔

قرآن میں بھی کافر، لفظ انھی معنوں میں مستعمل ہے۔ کفر کے معنی انکار کرنا یا بھلا دینا کے ہیں۔ اللہ کو یا پیغمبروں کو نہ ماننے والوں کا قول ہے: ''جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے (جو تم کہتے ہو) ہم اس کے انکار کرنے والے ہیں (یعنی کافر ہیں)۔

⑨ مسلمان کے معنی ہیں اللہ کا فرمانبردار، مفہوم یہ ہے کہ اللہ پر، اللہ کے کلام پر اور نبیوں پر جو ایمان لایا وہ مسلمان ہے۔ بالکل اس معنی کے مماثل سنسکرت ادب میں آستک لفظ کے معنی ہوتے ہیں۔ آستک کے معنی ایشور (خدا)، ایشوروانی (کلام خدا) اور سچے لوگوں پر ایمان رکھنے والے ہوتے ہیں۔ سنسکرت ادب میں رشیوں

Marfat.com

کے کلام کو ''آ گم پرمان'' یعنی منقولی شہادت مانا گیا ہے۔ اسی طرح اسلامی ادب میں پیغمبروں کا کلام منقولی شہادت مانا گیا ہے۔ کافر کی ضد مسلمان ہے اور ناستک کی ضد آستک ہے۔ کوئی مسلمان کافر سے بات نہیں کرنا چاہے گا اور نہ آستک، ناستک سے بات کرے گا۔ بھارت میں ۷۵ فیصد آستک اور ۲۵ فیصد ناستک ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقے میں ناستکوں کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔

⑩ باقی رہا لفظ ''ہندو''، یہ لفظ بالکل نیا ہے۔ قدیم بھارتیہ مذہب کو آریہ دھرم کہا جاتا تھا، یا سناتن[1] دھرم کہا جاتا تھا۔ سناتن کے معنی قدیم کے ہیں۔ فارسی اور ایرانی یا یونانی میں ویدک سنسکرت کا 'س' 'ہ' سے بدل کر لفظ 'ھند' بنا دیا گیا اور استھان کو 'استان' کر دیا گیا۔ اس طرح ''ہندوستان'' اور یہاں کے باشندوں کو ہندو، کہنے لگے۔ انھی لوگوں کی قربت سے سنسکرت ادب سے ناواقف بھی ہندو اور ہندوستان تلفظ کرنے لگے۔ پھر مسلمانوں کے دور حکومت میں بھی بھارت کو ہندوستان اور بھارتیوں کو ہندو کہا جانے لگا۔ بعد میں انگریزوں کے دور حکومت میں لفظ ہند میں اپنی زبان کی خصوصیت کے سبب HIND کے 'H' کو حذف کر کے 'IND' اور پھر اس میں ظرف مکان ''آئی اے (IA)'' لگا کر ''انڈیا INDIA لفظ بنایا۔ لہٰذا انڈیا کے باشندے انڈین کہے جانے لگے، چنانچہ بھارتیہ، ہندو اور انڈین، ان الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں۔ بھارت، ہندوستان یا انڈیا کا باشندہ، اگر کوئی بھارت، ہندوستان اور انڈیا کو ہم معنی نہ جانے تو اس کی یہ کوتاہ علمی ہے۔ بھارت کے باشندوں میں عیسائی، مسلمان، دراوڑ، کولی، بھیل، پارسی اور سنتھالی وغیرہ سبھی ہندو، ہندی، انڈین یا ہندوستانی یا بھارتی ہیں۔ یہ علم لسانیات سے ثابت ہے۔ ہندو دھرم، انڈین دھرم، سناتن دھرم یا آریہ دھرم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ فرق صرف زبان کا ہے۔

---

① آریہ دھرموں ھتے راجن سرودھرموتہاسمرتہا۔ ایشا گینہ گرشیامی پیشاچم دھرم دارنم (بھوشیہ پران ۲۴۔۳۔۳)

Marfat.com

تتمہ

نہ صرف میں بلکہ تمام تعلیم یافتہ طبقے غیر جانب دار ہو کر تمام قوموں کے اتحاد کی غرض سے اس تحقیقی کتاب کو مقبول کر کے مستقبل میں ملک وقوم کی زندگی کو ضرور امن پسند بنائیں گے۔ بھارتیہ (اہل ہنود) جس کلکی کو اوتار مانتے ہیں، مسلمان اسی کلکی کے پیروکار ہیں۔ کلکی کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ بھارتیوں کے ساتھ بڑی بھلائی کریں گے یعنی نجات دلائیں گے۔ اس جذبہ کے تحت سب بھارتی کلکی پر ایمان لائیں! کیونکہ وہی آخری اوتار ہیں جو شہسوار اور شمشیر بردار ہیں۔ اب آگے جو زمانہ آرہا ہے وہ گھوڑوں اور شمشیروں کے دور سے کافی دور ہوتا جارہا ہے۔ بھارتیہ (اہل ہنود) مسلمانوں کو غیر نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھارتیوں کے ساتھ سب سے بڑی بھلائی کرنے والے ثابت ہوں گے۔ اسلام اور مسلمان عربی زبان کے الفاظ ہیں۔

اسلام کے معنی ہیں سلامتی اور مسلمان کے معنی آستک ہوتے ہیں۔

Marfat.com

جو لوگ مذہب کے اندھے پیروکار ہو کر اپنے سناتن دھرم (قدیم مذہب) کو محدود بنا لیتے ہیں اور دوسرے مذاہب کو نہ سمجھتے ہوئے باہم فساد کرتے ہیں وہ خدائی حکومت میں آگ سے تپائے جائیں گے۔ میں نے اپنے اس تحقیق نامہ کو کسی کی جانب داری سے نہیں لکھا ہے بلکہ قلوب کا حال جاننے والے (اللہ) کا مجھے حکم ملا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے مانع فسادات جو کبھی کبھی کھڑے ہو جاتے ہیں اور خدا کی دہائی دے کر ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں، یہ اللہ کو ناپسند ہے۔ نصیحت کرنا واعظ کا کام ہے، عمل کروانا، واعظ کے ذمے نہیں ہے بلکہ اللہ کے ذمے ہے۔ ایک انسان کیا کسی سے کچھ کرائے گا؟

حضرت عیسیٰ نے جن 'احمد' ﷺ (اللہ کی حمد کرنے والے) کی بابت پیش گوئی کی ہے اور رویدو یاس رشی نے مستقبل کی روداد کی صورت میں جن کلکی کا ذکر کیا ہے ان کی گواہی دینا میرا فرض عین ہے۔ عیسائی کلکی کو مانیں یا نہ مانیں مگر اہل ہنود (بھارتیہ) تو انھیں ضرور مانیں گے۔

کلکی اور حضرت محمد ﷺ کے مضمون میں جو جدید مطابقت فراہم ہوئی اس سے میں متعجب ہوں۔ اور اس بات پر کہ جن کلکی کے انتظار میں بھارتیہ (اہل ہنود) بیٹھے ہیں، وہ آ چکے ہیں، وہ ہستی حضرت محمد ﷺ کی ہے۔ دونوں کی مطابقت میں اگر کہیں کوئی مسئلہ مانع آ جائے تو اسے درمیان سے ہٹا کر دور کرنے والی چیز سمجھ لینا چاہیے، یا ہری اننت، ہری کتھا اننت کے قول سے مرور زمانہ کا تخلیق شدہ فرق۔ مذہب کے بنیادی اصول تقریباً ایک ہی ہیں لیکن کوتاہ فہم لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔

کچھ زمانہ پہلے ویدک مذہب میں آمیزش شدہ برائیوں کے اخراج کرنے والے گوتم بدھ جی کے ہدایت کردہ بدھ مذہب اور اس کے پیرووں کو نفرت کی نظر سے دیکھا

Marfat.com

جاتا تھا اور لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ نیا اور ویدک مذہب سے الگ مذہب ہے لیکن پُرانوں کے چوبیس اوتاروں کے بیان میں جب یہ پڑھا گیا کہ بدھ جی تئیسواں اوتار ہے تب لوگوں کی سمجھ میں آیا کہ یہ مذہب بھی اپنا ہی ہے اور بدھ جی بھی اوتار ہی ہیں۔ تب ویدکوں اور بدھوں کا اختلاف ختم ہوا اور اب بدھی بھی ویدک مذہب کے پیروکار سمجھے جانے لگے۔ اسی طرح حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے ہدایت کردہ سناتن دھرم یعنی قدیم مذہب (اسلام) اور ان کے متبعین کو دیکھنے پر یہ نظر آتا ہے کہ یہ تو ویدک مذہب کے خلاف مذہب ہے مگر بھاگوت پران میں چوبیس اوتاروں کے بیان میں جب میں نے کلکی کو دیکھا اور بارھویں سکند میں ان سے ہونے والے واقعات کی رُوداد کو پڑھا تو حضرت محمد ﷺ کے حالات میں مکمل یکسانیت پائی اور مجھے یقین ہوگیا کہ آپ ﷺ ہی کلکی ہیں اور آپ ﷺ کے مذہب کا بڑھنا اور آپ ﷺ کے پیرووں کے عروج سے تو اپنا ویدک مذہب ہی قوی ہوتا ہے۔ اب نہ سہی مگر جب اس بات کا علم سب کو ہوجائے گا تب مسلمانوں کا دین اسلام یا آستکوں کا خدا کی فرمانبرداری کا مذہب بھارت میں جاری شدہ وشنو شاکت، جین اور بدھ مذہب کی مانند سبھی لوگوں میں مقبول شدہ ہوگا اور اہل ہنود اور مسلمانوں کے طبقے مل کر ایک بہت بڑا معاشرہ بنے گا۔ لاٹھیوں کی ضربوں سے مذہب نہیں پھیلتا بلکہ جب اللہ کے فضل سے لوگوں کو دین حق کا علم ہوجاتا ہے تو خود ہی اس پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ علمائے دین کا فرض ہے کہ وہ دین کے اصولوں سے لوگوں کو واقف کرائیں۔ عقیدت پیدا ہونے پر عمل کریں گے۔ فساد کرنے سے کوئی کیوں مانے گا۔ اللہ کے دین کے مبلغین کو امن واطمینان کے ساتھ دین کی تبلیغ کرنی چاہیے۔ دین کا تعلق وضع قطع سے نہیں ہے اور نہ داڑھی یا چوٹی کے

Marfat.com

رکھنے سے ہے۔ یہ تو جسم کی مصنوعی نمائش ہے۔ دین کا تعلق قلب کے تفکرات سے ہے جس سے سفر حیات بہترین انداز سے کامیاب ہو۔

ہر ایک ہندو، بھارتیہ یا انڈین کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہی لوگ ہندو نہیں ہیں بلکہ یہاں کے باشندگان مسلمان اور عیسائی بھی ہندو ہیں کیونکہ لفظ ہندو کے معنی ''ہندوستان میں رہنے والا کے ہوتے ہیں۔''

مسلمانوں سے بھی میری یہ استدعا ہے کہ 'ہندو اور ہندوستان' یہ الفاظ انھی کی دین ہیں جن کا تذکرہ ہم پیشتر کر چکے ہیں۔ لہٰذا آپ لوگ اپنے آپ کو ہندو کہنے میں جھجک محسوس نہ کریں۔ بھارت میں طبقاتی انتظام تھا جو اعمال کی بنیاد پر تھا نہ کہ ذات کی تقسیم پر۔ اللہ کی عبادت کرنے والے اور پرہیز گار مسلمان بھی برہمن ہیں اور اللہ پر ایمان رکھنے والے بھی مسلمان یعنی آستک ہیں۔ صرف ختنہ کرا لینے والا مسلمان نہیں ہوتا، اسی طرح سر میں چوٹی رکھانے والا آستک یعنی برہمن، چھتری، ویش یا شودر نہیں ہوتا۔ داڑھی تو قدیم زمانے میں منی لوگ بھی رکھتے تھے۔ بھارت میں اونچ نیچ کا فرق اور تعصب اس وقت تک دور نہ ہوگا جب تک کہ یکسانیت کا سلوک اور برتاؤ نہ ہو اور تب تک امن وراحت وآرام کا قیام ممکن نہیں۔ اس موضوع پر میں الگ سے ایک دوسری کتاب لکھوں گا۔ اس تحقیقی کتاب میں اس موضوع کی گنجائش نہیں ہے۔

Marfat.com

براق*

براق ایک نورانی سواری ہے جو نفس امارہ کی مغلوبیت کا نقشہ ہے۔ وہ ہندوستان کے کل اوتار اور رشی مینوں کی سواریوں کا مجموعہ ہے۔ جیسے بھگوان کی سواری عورت اور شکتی ہے وہ اس طرح کہ آدی شکتی کا چہرہ ہے۔ کرشن جی کی سواری ''گرڑ'' براق کے پر میں ہے۔ نار سہنواں اوتار کی سواری شیر ببر براق کی چھاتی میں ہے۔ کبیر کی سواری گھوڑا براق کے پاؤں میں ہے۔ اگنی کی سواری بکرا براق کے پیٹ میں ہے۔ شِوْ کی سواری بیل براق کے دھڑ میں ہے۔ سرسوتی کی سواری مور براق کی دُم میں ہے۔ وایو یہ کی سواری بارہ سنگھا براق کے پٹھے میں ہے۔ اِندر کی سواری ہاتھی براق کی پیٹھ میں ہے۔ یما کی سواری بھینسا براق کی رانوں میں ہے۔ ورن کی سواری مگر مچھ براق کے ایال میں ہے۔ پارسناتھ کی سواری اونٹ براق کی گردن میں ہے۔ کسی نبی یا اوتار یا رشی منی کی کوئی سواری ایسی نہیں ہے جو حضور رحمتہ للعالمین ﷺ کی سواری میں نہیں ہے۔ سوار سواروں کا جامع اور سواری سواریوں کی جامع ہے۔

---

* (''ماخوذ از کتاب سورہ کہف کی علمی تفسیر مصنف تقدس مآب حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ'')

Marfat.com

اس تحقیقی کتاب پر مختلف علماء کی گراں قدر آراء

① صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت عالی جناب سید خلیل اللہ حسینی صاحب کا تبصرہ
(مدینہ مینشن نارائن گوڑا، حیدر آباد ۵۰۰۰۲۹ اے پی)

جناب وید پرکاش اُپادھیائے صاحب کی تحقیق قابل قدر ہے۔ ضرورت ہے کہ اہل ملک بڑی تعداد میں اس کتاب کو پڑھیں اور خود مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ دنیا کو بتائیں کہ کلکی اوتار کون ہے؟

جو لوگ اس مقالہ کو غیر مسلموں تک پہنچانے کے لیے شائع کریں وہ آخر میں اس کا اجر پائیں گے۔ خود ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے صاحب قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے تحقیق کا حق ادا کیا۔

② عالی جناب رحیم قریشی صاحب معتمد عمومی کل ہند مجلس تعمیر ملت و سیکرٹری آل انڈیا مسلم پرسنل بورڈ کا تبصرہ

کتاب بہت اچھی ہے۔ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں کے ہاتھوں میں پہنچنا چاہیے۔ مصنف سے اجازت لے کر تلنگی اور ہندی میں کثیر تعداد میں شائع کر کے تقسیم کی جائے اور اللہ سے دعا کی جائے کہ وہ مصنف کو ایمان کی دولت سے سرفراز فرمائے۔

Marfat.com

سنسکرت کے عظیم علماء کے تبصرے

① ڈاکٹر گوند کوی راج (ایم۔اے، ایم۔ایس۔ایچ۔ڈی۔پی ایچ ڈی)

''سرودرشن آچاریہ، ویاکرن آچاریہ، ساہتیہ آچاریہ، آیور وید وگنان آچاریہ، بھیشگ آچاریہ ویدے رتن، ہندی ساہتیہ رتن، ویدانت شاستری (مع انگلش) پروفیسر ورانئے سنسکرت یونیورسٹی، پرنسپل نیپالی سنسکرت کالج ورانسی''

''کلکی اوتار اور (حضرت) محمد ﷺ'' کتاب میں نے پڑھی۔ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے اصولیاتی باہمی تعصب کو مٹا کر بنی نوع انسان کو ایک اصول کا پابند کرنے کے لیے آپ نے جو بے تکان کوشش کی ہے وہ انتہائی قابل تحسین ہے۔

② پروفیسر ڈاکٹر شری گوپال چند مشرا

ایم۔اے، پی ایچ ڈی، دھرم شاستر آچاریہ، صدر صیغہ وید، سنسکرت یونیورسٹی ورانسی۔۲

خدائی تخلیق میں انسانیت کا مقام یکساں ہے اور اس کی ترقی وتنزیل کے اصول بھی

Marfat.com

یکساں ہیں۔ تمام ممالک میں بزرگ و عظیم انسانوں کی ضرورت بھی وقتاً فوقتاً پڑتی رہتی ہے۔ کوئی شخص بغیر اللہ کے نور کے نبی یا رسول یا بزرگ انسان بنے، یہ ناممکن ہے۔ حضرت محمد ﷺ ملک عرب میں بہ تقاضۂ زمان و مکاں، اللہ کے نور سے عظیم الشان نبی ہوئے۔ اس حق و صداقت کے اقبال کرنے میں کسی کو تامل نہیں ہوسکتا۔ خواہ کسی خطۂ ارض پر زمان و مکان کے مطابق کوئی بزرگ انسان معزز یا پیغمبر ہو تو اس کی عظمت کا ذکر دیگر ممالک کے لوگ اپنی تہذیب اور زبان کے مطابق الفاظ میں کرتے ہیں۔ اس حقیقت کا تیقن ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے کی کتاب ''کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ'' سے ملتا ہے۔

③ جھو پا شری جے کشور شرما

''ویا کرن آچاریہ، پرکان آچاریہ، سودا منی سنسکرت یونیورسٹی، الہ آباد''

پیش نظر کتاب کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ کا تطبیقی مطالعہ پیش کرتی ہے، جو نئے اسلوب اور خاص انداز میں ہے۔ جسے پڑھتے ہوئے اطمینان ہوتا ہے اور مصنف کے خصوصی کمال کا اظہار یعنی یہ کہ، دور جدید کے عوام کو اتحاد کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ اس سبب سے میرا قلب انتہائی مسرت سے لبریز ہو رہا ہے۔ عالی جناب مصنف پر خدائے پاک (ایشور) اپنی نظر التفات کی نوازش فرمائے اور فلاح یاب کرے۔

اس حسین تصنیف کو دیکھنے کے بعد کوئی دوسری قسم کی تصنیف دیدہ زیب نظر نہیں آتی۔

④ شری اشوک تیواری (لو یدی اٹاوا۔ یو پی)

''کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ'' کا تطبیقی مطالعہ کے عنوان پر تحقیقی کتاب پڑھ کر تمام مذاہب کی یکسانیت کے قدیم احترام کے خیال کو مزید تقویت ملی۔

اس رسول (کلکی) کی دینی فتح کے اسباب میں گھوڑوں اور شمشیروں کے استعمال کا

Marfat.com

اشارہ ہر ذی فہم انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ موجودہ دور میں اس پیش گوئی کے عمل میں آنے کا امکان نہیں ہے بلکہ یہ دورِ ماضی میں عمل پیرا ہو چکی ہے۔ بالا اختتام کتاب کا مفہوم یہی ہے کہ بھاگوت کے کلکی ہمارے محمد ﷺ ہی ہیں۔ فی الحقیقت اس مقتدرِ اعلیٰ ہستی کی ہمہ گیری کے لیے ان معیارات کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے لیکن میں اپنی نیک خواہشات میں یہی کہوں گا کہ اُپادھیائے جی کو یہ کوشش ہندوؤں اور مسلمانوں کے متعصب خیالات کو پاک کرنے میں کامیاب ہو۔

⑤ شری رام بھون مصرا (بھوج کولھواچلہ۔ مرزاپور۔ یوپی)

''کلکی اور حضرت محمد ﷺ'' کتاب کا تقابلی مطالعہ کے عنوان پر تحقیقی کتاب بلاشبہ ایک نئی تحقیق ہے جس میں مدلل حقائق کے ساتھ ہندوؤں اور مسلمانوں کے اختلافی نظریات ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ یہ ایسی دنیا کا قیام کرے گی جو نجات دہندہ اور پُر اطمینان اور دکھ سے عاری ہوگی۔

⑥ شری اندر جیت شکلا (وردوان)

کتاب ''کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ کا تقابلی مطالعہ'' کرنے سے مجھے اس بات کا یقین ہو چکا ہے کہ کلکی اوتار اور محمد ﷺ ایک ہی وجود ہیں۔

⑦ ڈاکٹر رام سہائے مصرا شاستری (بہادر گنج۔ الہ آباد)

پنڈت وید پرکاش اُپادھیائے کی تصنیف ''کلکی اوتار اور حضرت محمد ﷺ کا تقابلی مطالعہ'' کے موضوع کا تحقیقی کارنامہ میں نے اچھی طرح دیکھا ہے۔

فاضل محقق نے اس مختصر کتاب میں ہندوستانی پرانوں کے ادب اور اسلامی ادب کا تطبیقی مطالعہ کر کے کلکی اوتار کے متعلق جو اہم ترین تحقیقی خدمت انجام دی ہے وہ دور حاضر کے مذہبی ٹکراؤ کی بیخ کنی کے لیے بہترین ثابت ہوگی۔ اس طرح سارے

Marfat.com

عالم میں توحید کی تبلیغ ہوگی اور بنی نوع انسان میں اخوت اور محبت پیدا ہوگی۔ ہم پُرامید ہیں کہ یہ مختصر کتاب تمام فرقوں میں پسندیدہ ہوگی اور محدود کور بینا لوگ اپنے تنگ عقائد سے دور ہو کر عالمی اخوت کی روشنی میں آجائیں گے اور یہ سعی ایک عظیم اشتراک کا پیغام دے گی۔ ہم نیک تمناؤں کے ساتھ دعا گو ہیں کہ مصنف کی سعی قوم کے لیے مبارک ہو۔

Marfat.com

اِس تحقیقی کتاب لکھنے میں معاون کتابوں کی فہرست

سنسکرت کتب

① رگو وید سنہتا

② یجر وید سنہتا

③ سام وید سنہتا

④ اتھر وید سنہتا

⑤ شویتا شوراو پنیشد

⑥ کنوا پنیشد

⑦ مہا بھارتم۔ تصنیف مہرشی وید ویاس، گیتا پریس گورکھپور ۱۹۲۱ء

⑧ شری مد بھاگوتم۔ تصنیف مہر وید

⑨ بھوشیہ پران۔ تصنیف مہرشی وید ویاس، گیتا پریس گورکھ پور

Marfat.com

وت

⑫ ہندو مسلم ایکتا، پنڈت لال جی، ہندوستانی کلچر سوسائٹی، ۱۴۵ مٹھی گنج، الہ آباد

⑬ قرآن کریم۔ اردو او یزی

⑭ شمائل ترمذی، مولوی محمد زکریا صاحب

⑮ سرور عالم، شائع کردہ محمد مسلم، جیاد پریس، ستمبر ۱۹۶۰ء، کشن گنج، دہلی

⑯ سیرہ النبی ﷺ، شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی، شائع کردہ مطبع معارف، اعظم گڑھ،
چوتھا ایڈیشن ۱۹۵۸ء

⑰ اصح السیر، حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف، پبلشر نور محمد اصح المطابع، کراچی ۱۹۳۲ء

⑱ جمع الفوائد، سلیمان پبلشر، عاشق الٰہی، خیریہ پریس میرٹھ

English Books

⑲ "Muhammad & Muhammadisn" by Rev. B. Smith.

⑳ "Decline and Fall of Roman Empire" by Edward Gibbon, Publisher by E.P. Dutton & Co. Newyork, 1910

㉑ "The Speeched of Muhammad" by Lan-Poole, Pubished by Mcmillan & Co. London-1882.

㉒ "Encyclopedia of World History" by W.L. Langer

㉓ "History of Civilisation in Ancient India" by R.c. Dutt. Edition 1893.

㉔ "Apology for Muhammad" by Godfrey Higginis.

㉕ "Life of Mohamet" by Sir William Muir, Published by Smith Elder & Co. London 1877.

Marfat.com

پروفیسر عبدالجبار شاکرؒ یادگار سیرت کتاب نمبر 1
کلکی اوتار
اور
حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com